لقد یسرنا القرآن للذکر فهل من مدکر

تحقیق ہمنے قرآن کو نصیحت کیلئے آسان کردیا ہے تو کوئی ہے نصیحت حاصل کرنیوالا

مختار البیان فی لغات القرآن

مؤلفہ

عالیجناب مولانا مولوی سید مختار احمد صاحب رکن (ممبر) انجمن ترقی اردو و عضو جمعیۃ جغرافیہ رکن (ممبر) تنقیدی انجمن اشاعت علوم دینیہ حضور نظام مصنف علم ہیئت و تاریخ ہیئت۔ جدید قواعد اردو و تاریخ ادب اردو۔ مؤلف سائنٹیفک ڈکشنری (لغات مصطلحات علمیہ وغیرہ)

مطبوعہ شمس الاسلام پریس چھتہ بازار

اسمِ اللّٰہ الاوّل ھو راحم الرحماء

بصنعت تعطیل (غیر منقوط)

الحمد للّٰہ مالک الملک لا الٰہ الا ھو الواحد الدائم المودود
وحدہ ∴ وکلّ الملوک والدّول مملوک لہٗ ∴ ولا امر
ممّا سواہ عدلہ الا ھو الاوّل والامد واللّٰہ وامر ∴ اسّس
العالم وسوّی صور الارحام واوصلھا الرّوح والحول ∴
والرّوح والکمال والاکل ∴ الو الرّوح والحول والعلم
والکلام والارادہ ∴ محرّک للسّوء والسّعد والسّلام
والولادہ ∴ ما احصی محامدہ احد ∴ ولا احاط مکارمہ عدد

ابیات در بحر وافر مسدس کہ وزنش مفاعلتن شش بار

محامدہٗ سواہ لما محصّلھا …… مدائحہٗ علاہ لما موصّلھا

مسالک سرہ سلکوا لہا السلکاء ؛ ولا احد احاط ولا موصلہا
حدود علومہ ولا لادراکہا ؛ ولو حصلوا الکلام وما کملوہا

اللہم صل وسلم علی اکرم الرسل رسول ارسلہ اللہ لکل
المعلول وہو کل لکل واصل الاصول ؛ اسمہ الاحمد
علی السماء والمحمد لدار العدم ؛ وہو لولاہ
لما سوی اللہ السماء والادم ؛ ولا حمل ولا
رصد ؛ ولا عطارد ولا اسد ؛ وما عدا الہم الحور
والدور والملک وسواہ کل العالم السماک الی السماک ؛

درود بہ دو صنعت ترصیع و تعطیل (غیر منقوطہ) در بحر رجز سالم

اللہ صلی احمدا - اللہ صلی حامدا - اللہ صلی ساعدا
اللہ صلی ماحدا - صل علی اعلی العلا - صل علی داع الہدی
صل علی ماح السوی - صل علی حاو الصرح - سلم
علی امر الکمل - سلم علی مکسی الحلل - سلم علی ہاد الدلل
سلم علی وال الطلح - سلم علی اولی الملل - سلم علی ساد
العلل - سلم علی راس الرسل - سلم علی داع الروح -
صلوا علی طہ الحکم - صلوا علی دوح الکرم - صلوا علی
واع الحکم - صلوا علی ساع المرح

تقریباً آٹھ سال کے قبل شمس العلماء ڈاکٹر سید علی مرحوم بلگرامی کی
تحریک سے انجمن تعلیم القرآن کے مقاصد کے موافق میں نے قرآن مجید
کے لغت، صرف و نحو کی تدوین و تالیف اپنے ذمے لی اور کئی برس کی
سخت محنت کے بعد اسے انجام کو پہنچا دیا۔ یہ کتاب مختار البیان وہی
لغت ہے جس کے دس ہزار الفاظ کی لغوی و ادبی تحقیق و تدقیق میں
مجھے صدہا کتابیں دیکھنی پڑیں لغات عربیہ میں لسان العرب، تاج العروس
شرح قاموس، منتہی الارب، صحاح، صراح، مجمع البحار، مجمع البحرین، خصوصاً
علامہ راغب اصفہانی کی المفردات سے بہت مدد لی گئی۔ شیخ مصری
کی اوضح التبیان مولانا جلال الدین سیوطی کی اتقان اور فیض اللہ حسنی
کی فتح الرحمن (مطبوعہ بیروت) کے علاوہ فارسی و اردو مستند ترجمے بھی
پیش نظر رہے، جرمن، انگریزی اور فرانسیس مستشرقین نے قرآن کے متعلق
جو جو فرہنگیں لکھی ہیں، گو اُن سے کسی قسم کا فائدہ نہیں ہوا، لیکن وہ بھی
بامعان نظر، دیکھ لی گئیں۔ دخیل، معرب اور متوافق الفاظ کی اصلیت
کے کھوج لگانے میں، مجھے سمیاطیقی فلسفۃ اللسان (فلولوجی) کی متعدد
کتابوں کا مطالعہ کرنا پڑا۔ اعلام، وقائع و قصص قرآنی کا مختصر و دلچسپ
بیان اور صرف و نحو وغیرہ کے بعض ضروری قواعد نہایت معتبر و مستند
کتب سے اخذ کر کے عام فہم طریقہ میں لکھے ہیں، علاوہ ان کے کئی اور
مآخذ سے جن کی تفصیل یہاں موجب تطویل ہے، اس کتاب کا مواد خذ
ماصفا کے اصول پر عمل کر کے فراہم اور نہایت صاف و سلیس اردو میں

موجز و مختصر طور پر ترتیب دیا گیا ہے۔ میں نے پہلے اس کتاب کا کچھ حصہ
بہ ترتیب حروف ہجی لکھا تھا جس میں ایک ہی مادّے کے مختلف ابواب
و صیغ کے مختلف مقامات پر جا پڑنے سے نہ صرف اشتقاق کی خوبی،
جس کو سامی زبان کے ساتھ وہی نسبت ہے جو کڑیوں کو زنجیر یا موتیوں
کو لڑی کے ساتھ ہوتی ہے، ہاتھ سے جاتی رہی، بلکہ ہر ہر لفظ کا مادہ،
ماخذ و اشتقاق لکھنے میں بہت ہی طوالت ہوگئی اس لئے میں نے عربی
لغات متعارفہ کا طریقۂ ترتیب بہ تفاوت یسیر اختیار کیا اس طرح کہ حاشیہ
پر حروف مادہ بتلا کے متن میں سب سے پہلے مصادر و اسمائے ثلاثی مجرد
کے لغوی و اصطلاحی معانی مع اکثر شواہد پھر افعال و اسماء کی تعلیل و تبدیل
اور واحد و جمع، اس کے بعد اُن کے اسماء مشتقات جس قدر قرآن میں
آئے ہیں بہ شرح و بسط بیان کئے گئے ہیں، علیٰ ہذا القیاس مصادر و اسمائے
ثلاثی مزید فیہ، رباعی مجرد و مزید فیہ وغیرہا اور اُن کے مشتقات کا حال بھی
سمجھنا چاہئے۔ اس طریقے سے ایک تو یہ فائدہ ہے کہ فقط مادہ کے معلوم
کر لینے سے اس کے متعلقہ کل الفاظ کے معانی بھی بہ یک نظر معلوم ہو سکتے
ہیں، دوسرے اکثر اشخاص صرف کی بڑی بڑی کتابیں پڑھ لیتے ہیں لیکن
انہیں مشق و تمرین نہ کرنے کے باعث اشتقاق و شناخت الفاظ میں
جیسی چاہئے ویسی مہارت نہیں ہوتی اس کتاب میں چونکہ مادوں کے
تحت ہزارہا مصادر اور ان کے مختلف تغیرات (مشتقات) بتلائے
گئے ہیں لہٰذا اس کا مطالعہ علم اشتقاق سے کامل واقفیت چاہنے والوں

کے لئے بہترین تدبیر ہے۔ المختصر اصل کتاب باوجود کمال اختصار و ایجاز کے پورے ایک ہزار صفحات میں ختم ہوئی ہے اور فہرست (جس میں کل الفاظِ قرآن بہ ترتیب حروف تہجی درج کرکے ان کے مادے ماخذ بتائے گئے ہیں، تا الفاظ مطلوب اصل کتاب میں بہ آسانی دریافت ہوسکیں) ایک سو صفحے میں طیار ہوئی ہے۔ اس طرح کتاب کا حجم گیارہ سو صفحات ہوا۔

اس کتاب کو کئی علما فضلا (مولانا حاجی سید احمد مجتبیٰ صاحب محمد آبادی مفتی شریعت۔ فضل العلما مولانا سید برکات احمد صاحب طبیب خاص حضور پرنور نواب صاحب والی محمد آباد عرف ٹونک وافسر اعلیٰ مدارس خلیلیہ ریاست مذکور۔ شمس العلما مولانا حافظ حاجی محمد عبد اللہ صاحب محمد آبادی مولوی عبد الحق صاحب بی۔ اے۔ انسپکٹر مدارس صوبہ اورنگ آباد و معتمد انجمن ترقی اردو۔ مولانا سید امیر علی صاحب لکھنوی مقیم خیریت آباد دکن مولانا حافظ حاجی سید محمد احسن صاحب حکیم۔ مولانا حافظ عارف باللہ سید انوار احمد صاحب۔ مولوی حکیم محمد افضل خاں صاحب صدر نائب معتمد تقطیر حیدرآباد) نے غائر نظر سے ملاحظہ کیا۔ اور مولانا سید علی حیدر صاحب نظم طباطبائی پروفیسر عربی نظام کالج اور عالیجناب مجدد وقت مولانا حافظ حاجی محمد انوار اللہ صاحب معین المہام بہادر امور مذہبی و رئیس مجلس اشاعت علوم دینیہ ریاست حیدرآباد نے سرکاری طور پر اس کی تنقید فرمائی۔ ان سب اصحاب نے اس کتاب کو تعلیم قرآن کے لئے بہت ہی مفید اور نافع تبلایا اور بہ سرعت ممکنہ اس کے طبع کرانے کی رائے دی۔

عالیجناب فضیلت مآب نواب عماد الملک بہادر مشیر مدار المہام سرکار عالی نے مولف کو خود یاد فرما کے شرف ملاقات سے مفتخر فرمایا اور کتاب ہذا کے متعلق اپنی خوشنودی ظاہر فرمائی۔ غرض اگر قوم میں سے کسی عالی ہمت نے قدردانی کر کے ہماری مالی امداد کی تو اس کتاب کے باقی حصص بہت جلد طبع کرانے کے علاوہ کئی اور مفید کتابیں {مثلاً علم ہئیت قدیم و جدید بارہ سو صفحات میں۔ مظاہر فطرت چھ سو صفحات میں۔ ظواہر الجویہ یعنی کرہ ہوائی کے علمی حالات ڈیڑھ سو صفحات میں۔ مصطلحات علوم و فنون قدیم و جدید دو ہزار صفحات میں۔ علم طبقات الارض ایک سو پچاس صفحوں میں علم طبیعی چھ سو صفحات میں۔ جغرافیہ (ریاضیہ۔ طبعیہ۔ سیاسیہ۔ اقتصادیہ) آٹھ سو صفحات میں} علوم جدیدہ کے متعلق اور زبان اردو کی ایک مکمل قواعد ایک ہزار صفحات میں (جس سے بڑھکر جامع اور صحیح گرامر اب تک نہیں لکھی گئی ہے) ادب کے متعلق منطبع ہو کے قوم میں علوم و فنون کی اشاعت کا باعث ہونگی۔

اس امر کا اظہار بھی بہت ضروری ہے کہ مولف کے تمام مشاغل علمیہ میں ماہر دوازدہ زبان عالم علوم قدیمہ و جدیدہ عالیجناب مولانا مولوی محمد حبیب الدین صاحب ایچ۔ سی۔ اِس۔ صدر محاسب ریاست نظام اور دکن کے مسلم الثبوت سیاسی (پالیٹیشن) نے خاص طور پر افادہ فرمایا ہے اور (سائنٹیفک ڈکشنری) مصطلحات علمیہ اور تالیفات علوم عصریہ میں تو جناب ممدوح شریک غالب رہے ہیں کیونکہ وضع اصطلاحات

جدیدہ اور یوربین زبانوں کی اصطلاحات میں سے ہزارہا کو عربی الاصل ثابت کرنا خاص جناب کی طبّاعی کا نتیجہ ہے۔

—— (ﷺ) ——

علامات

(۱) مصادر ثلاثی مجرد کے بعد جو حروف ض۔ن۔ع۔ف۔ک۔ح لکھے گئے ہیں ان سے ابواب ضَرَبَ یَضرِبُ۔ نَصَرَ یَنصُرُ۔ عَلِمَ یَعلَمُ۔ فَتَحَ یَفتَحُ۔ کَرُمَ یَکرُمُ۔ حَسِبَ یَحسِبُ مراد ہیں۔

(۲) اسم فاعل۔ اسم مفعول۔ اسم ظرف۔ اسم آلہ۔ اسم تفضیل۔ اسم مبالغہ اور صفت مشبہہ کے پہلے سے لفظ اسم و مشبہہ اختصاراً حذف کر دیا گیا ہے۔ فقط

—— (ﷺ) ——

سید مختار احمد ابن حافظ حاجی مولوی سید عبداللہ صاحب مرحوم
بیگم بازار۔ حیدرآباد دکن

صحت نامہ مختار البیان فی لغات القرآن

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۱۷	اِبْنَ	اِبْنَ
۴	۱۰	اولوا العِلْم	اولوا العلم
۱۴	۶	ما اثم	مَاثَمٌ
۱۶	۱۵	مُتَّخِذِی	مُتَّخِذِی
"	"	مُتَّخِذِین	مُتَّخِذِین
۲۴	۳	صاحبان شہوت	صاحبان بے شہوت
"	"	حاجت والے	بے حاجت والے
۲۹	۴	بُکْرَۃً	بُکْرَۃً
۳۸	۲	ذا القرنین	ذَاالْقَرْنَیْن
۴۱	۱۰	وَاللّٰہُ	وَاللّٰہِ
۴۷	۸	اَلْاَمَّارَہ	لَاَمَّارَۃٌ
۶۱	۸	بالعصبہ	بِالْعُصْبَۃِ
۶۲	۱۱	اِلٰیَ ... الھٰکم	اِلٰیَ اَنَّمَا اِلٰھُکُمْ
۷۵	۱۳	وَسْئَلِ	وَاسْئَلِ

لقد یسرنا القرآن للذکر فهل من مدکر
تحقیق ہم نے قرآن کو نصیحت کے لئے آسان
کر دیا ہے تو کوئی ہے نصیحت حاصل کرنیوالا؟
مختار البیان
فی
لغات القرآن
مؤلفہ عالیجناب مولانا مولوی سید مختار احمد صاحب ممتاز رکن انجمن ترقی اردو عضو جمعیۃ جغرافیہ رکن
تنقیدی انجمن اشاعت علوم دینیہ حضور نظام مصنف علم ہیئت جدید قواعد اردو وغیرہ
قد طبع فی المطبع شمس الاسلام حیدرآباد دکن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہَمزَہ، ہَمزیا الف - عَربی حُروفِ تَہَجّی کا پہلا حرف ہے، اصل میں اَمْزَہ تھا کیوں کہ سب حُروفِ تَہَجّی مثلاً با، تا، ثا، حا، دال، ذال، سین وغیرہا میں ہر ایک کا پہلا حرف ب، ت، ث، ح، د، ذ، س اپنے مُسَمّٰی کی اصلی آواز کا پتا دیتا ہے مگر کہتے ہیں کہ تَرکیبِ اَبْتَثْ میں ہ کے بعد واقع ہوا ہے، دونوں کا مخرج پاس پاس ہی ہے، اَمْزَہ سے اَمْزَہ پڑھتے پڑھتے زبانوں پر ہ ہمزہ چڑھ گیا، پھر اسی طرح لکھا بھی جانے لگا۔

ہمزہ کے لئے کوئی خاص علامت نہیں، مُختَلِف صورتوں میں لکھا جاتا ہے (۱) اِبتدائے لفظ میں واقع ہو تو (ا) خطِ مُستَقیم کی شکل میں جیسے اَمْرٌ اُکُلٌ اِبِلٌ اگر اس سے پہلے کوئی حرف آئے تو جب بھی یہی صورت باقی رہے گی جیسے لِاِبِلٍ لیکن بعض الفاظ مثل لِئَلَّا لَئِنْ یَومَئِذٍ حتّٰے میں بصورت یا اور ھٰؤُلَاءِ، صلوٰۃ وغیرہ میں بہ صورت واو لکھتے ہیں (۲) دو سطر

لفظ میں واقع ہو، اگر ساکن ہو تو اُس حرف کی شکل میں لکھا جاتا ہے جو موافقِ حرکتِ ماقبل ہو یعنی فتح کے بعد (ا) ضمہ کے بعد (واو) اور کسرہ کے بعد (ی) کی صورت میں مثلاً مَامَنَ رَأْسٌ مُؤْمِن یُؤْذِنُ اِیْمان بِئْرٌ اور اگر متحرک ہی تو اپنی حرکت کی اُخت میں جیسے یَسْأَمُ سَائِل یُؤَنِّ (۳) آخر میں واقع ہو تو (ء) کی شکل میں جیسے آقَاءَ اِبْتَاء۔

ہمزہ کو عُرف میں اَلِف[ع] بھی کہتے ہیں گو ہمزہ اور اَلِف میں فرق ہے کہ اَلِف ہمیشہ ساکن ہوتا اور کھینچکر پڑھا جاتا ہے مثلاً عالم کلام میں اور ہمزہ متحرک ہوتا ہے یا ساکن ہوتا ہے تو جھٹکے سے پڑھا جاتا ہے مثلاً اَمْنٌ اَجَلٌ یَأْمُرُ یَأْکُلُ مگر سُہولت کے لئے ہم دونوں کا ذکر ایک ہی جگہ کریں گے۔

(الف) ہمزۂ بے معنی کے اقسام حسب ذیل ہیں:۔

(۱) ہمزہ وَصلی یا اَلِفُ الوَصل۔ وہ ہے جو درج کلام میں یعنی فَ وَ ثُمَّ یا کسی اور حرف کے ملنے سے اکثر تو تلفظ میں گرجاتا ہے جیسے فَاغْسِلُوا وُجُوھَکُمْ (تو اپنے منہ دھو لو) وَانْتَظِرْ (اور راہ دیکھ) ثُمَّ ازْدَادُوْا کُفْرًا (پھر کفر میں بڑھ گئے) قُلِ اللّٰھُمَّ (کہہ اے اللہ!) کہ یہ الفاظ اصل میں اِغْسِلُوا اِنْتَظِرْ اِزْدَادُوْا اَللّٰھُمَّ ہیں کبھی کتابت سے بھی (جب لفظ اِسْم اِبْنٌ وغیرہ خصوصاً ہمزۂ استفہام کے بعد واقع ہو) حذف کردیا جاتا ہے جیسے بِسْمِ اللّٰہِ (خدا کے نام سے) یَا بُنَیَّ مُرَّ کہ اصل میں بِاسْمِ اللّٰہِ یَا اِبْنَ اُمِّی

[ع] بعض مستشرقین الف کے معنی عبرانی میں نرسل بتاتے ہیں گویا وہ سرکنڈا ہے کہ ریگستان میں کھڑا ہے۔

(اے میری ماں کے بیٹے!) اور اَستَکبَرتَ، اَطَّلَعَ کہ اصل میں اَاِستَکبَرتَ کیا تو نے غرور کیا اَاِطَّلَعَ (کیا خبردار ہوا) ہے جن میں سے ہمزہ وصل گر گیا ہے اور کبھی ہمزہ محذوفہ کی جگہ ~ لکھا جاتا ہے جیسے آلْآنَ آللہ اور آنتَ جو اصل میں ءَاَلْآنَ (کیا اب) ءَاَللہ (کیا خدا) اور ءَاَنْتَ (کیا تو) ہیں۔

(۲) ہَمزَۃ قطعی یا اَلِفُ القَطع۔ ہمزہ وصل کی ضد جو فَ وَ ثُمَّ وغیرہ کے ملنے سے قائم رہتا ہے جیسے فَاَمکَنَ (تو قادر کیا) وَاَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً (اور آسمان سے پانی برسایا) ثُمَّ اَفِیضُوا (پھر چلو)۔

(۳) اَلِفُ اَلوِقَایَۃ۔ جو ماضی اور امر وغیرہ میں جمع کے صیغوں اور لفظ اُولُو بَنُو کے بعد اس لئے لکھا جاتا ہے کہ ان کے واو پر واو عطف کا اشتباہ نہ ہو جیسے اَکَلُوا (انہوں نے کھایا) اُقعُدُوا (بیٹھو) اور اُولُوا العِلم (علم والے) بَنُوا اِسرَائِیل (یعقوبؑ کے بیٹے)

(۴) اَلِفُ الاِلحَاق۔ جو کسی لفظ کو دوسرے لفظ کے ہم وزن کرنے کے لئے ملایا جائے جیسے طمن سے اِطمِنَان۔

(۵) اَلِفُ المَمدُودَۃ۔ جو کھینچکر پڑھا جائے جیسے آدم آذر (یہ اصل میں دو ہمزہ ہے)

(۶) اَلِفُ المَقصُورَہ۔ جو کھینچکر نہ پڑھا جائے جیسے اَنَام و اَمَل۔

(۷) بَدَلِ واو یا یا۔ جو واو یا یا متحرک ہو اور اس سے پہلے کا حرف مفتوح ہو تو وہ الف سے بدل جاتا ہے جیسے دَعَا خَاب کہ اصل میں دَعَوَ خَیَبَ ہیں

(۸) بَدَلِ واوِ اِبتدائی۔ بعض الفاظ کے شروع میں بھی واو الف سے

بدل گیا ہے جیسے اُقِّتَتْ (ٹھہرائی گئی) اور آحَدٌ (ایک کوئی) کہ اصل میں وُقِّتَتْ اور وَحَدٌ ہیں۔

(۹) **بدل نون خفیفہ**۔ جیسے لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِیَۃِ (ہم چوٹی پکڑ کر ضرور ہی گھسیٹیں گے) جو اصل میں لَنَسْفَعَنْ ہے اسی طرح لَیَکُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِیْنَ ضرور ذلیلوں میں سے ہوگا۔

(۱۰) **بدل یائے متکلم** جیسے یٰاَسَفٰی عَلٰی یُوْسُفَ اصل میں یَا اَسَفِیْ (اے میرے رنج، ہائے) ہے۔

(۱۱) **اَلِفُ تَنْوِیْنِ نَصْبِی**۔ جہاں تَنْوِیْنِ نصبی دی جاتی ہے وہاں ایک الف بھی لکھا جاتا ہے جیسے اَسَفًا غَوْرًا فَتِیْلًا مُّؤْمِنًا وغیرہ مگر جب لفظ کے آخر میں ۃ یا ء ہو۔ تو الف نہیں لکھا جاتا جیسے آیَۃً فِدَاءً۔

(۱۲) **اَلِفُ التَّانِیْثِ**۔ جیسے رُؤْیَا، ذِکْرٰی۔

(۱۳) **اَلِفُ الْفَاصِلَۃِ**۔ جو آیات کے آخر میں سجع (قافیہ) کی رعایت سے زیادہ کیا گیا ہے جیسے اَطَعْنَا الرَّسُوْلَا (ہم نے رسول کی اطاعت کی) اَضَلُّوْنَا السَّبِیْلَا انہوں نے ہمیں گمراہ کیا تَظُنُّوْنَ بِاللّٰہِ الظُّنُوْنَا تم اللہ کی نسبت طرح طرح کے گمان کرتے ہو۔

(ب) **ہمزہ بامعنی کی یہ قسمیں ہیں:۔**

(الف) **اِسْتِفْہَامِیَّہ**۔ استفہام کی دو قسمیں ہیں (۱) حقیقی (۲) مجازی۔

(۱) **حقیقی یا استخباری** یعنی کسی بات کا پوچھنا جیسے ءَاَنْتَ فَعَلْتَ بِاٰلِھَتِنَا یٰاِبْرٰھِیْمُ اے ابراہیم! ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ حرکت کیا تو نے کی؟

مجازی کے مواقع استعمال ساٹھ ہیں جن میں سے ہمزہ استفہام اکیس مقام پر آتا ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے :- (باقی ۳۹ - استعمال دوسرے حروفِ استفہام مَا مَن وغیرہ میں لکھے گئے ہیں -)

(۱) اقرار یا تقریر - جس سے کسی بات کا اثبات مقصود ہو جیسے اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ کیا ہم نے تیرا سینہ نہیں کھولدیا ؟

(۲) انکار - جس سے کسی بات کی نفی مقصود ہو جیسے اَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ کیا ہم تجھ پر ایمان لے آئیں حال آں کہ کمینوں نے تیری پیروی کر رکھی ہے ؟

(۳) ابطال - کسی بات کی تردید کے لئے - ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَاءُ کیا پیدائش کے لحاظ سے تم سخت ہو یا آسمان ؟

(۴) توبیخ یا زجر - جس میں مخاطب کو کسی بات پر ملامت کی جائے جیسے اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ جن کو تم تراشتے ہو کیا انہیں کی تم عبادت کرتے ہو! اَفَسِحْرٌ هٰذَا اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ تو کیا یہ جادو ہے یا تمھیں دکھائی نہیں دیتا؟

(۵) تعجب یا تحیرت - کسی بات پر اچنبھا کیا جائے اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ کیا تم لوگوں کو تو نیکی کا حکم دیتے ہو اور اپنی خبر نہیں لیتے ؟

(۶) تہدید یا وعید - ڈرانے دھمکانے کے موقع پر جیسے اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ کیا ہم نے اگلے (لوگوں) کو ہلاک نہیں کیا ہے ؟

(۷) عتاب - جس میں مخاطب پر غصہ یا خفگی کی جائے جیسے اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ کیا مسلمانوں کے لئے وقت

نہیں آیا کہ یادِ خدا کے لئے ان کے دل خشوع کریں؟

(۸) تذکیر۔ مخاطب کو کوئی واقعہ یاد دلایا جائے۔ جیسے اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يَا بَنِيْ آدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ اے اولادِ آدم! کیا میں نے تم کو تاکید نہ کردی تھی کہ شیطان کی پرستش نہ کرنا۔

(۹) اِفتخار یا تحسین و آفریں۔ جس میں کسی بات پر فخر و ناز یا بڑائی کی جائے يَا قَوْمِ اَلَيْسَ لِيْ مُلْكُ مِصْرَ لوگو! کیا ملکِ مصر میرا نہیں!

(۱۰) تنبیہ۔ جس سے مخاطب کو کسی بات سے آگاہ کیا جائے جیسے اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ کیا تو نے اپنے پروردگار کی قدرت نہیں دیکھی کہ اس نے سائے کو کیسا پھیلا رکھا ہے؟

(۱۱) اَمر۔ جس میں حکم یا فرمائش ہو جیسے ءَاَسْلَمْتُمْ (اے اَسْلِمُوْا) کیا تم اسلام لے آئے (یعنی اسلام لے آؤ)

(۱۲) نہی۔ جس میں کسی کام کے نہ کرنے کا حکم ہو جیسے اَتَخْشَوْنَهُمْ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ کیا تم ان سے ڈرتے ہو؟ مگر اللہ زیادہ سزاوار ہے کہ تم اس سے ڈرو؟ یعنے نہ ڈرو۔

(۱۳) دُعا۔ اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاءُ مِنَّا ہم میں سے جو احمق ہیں وہ ایک حرکت کر بیٹھے ہیں۔ اس کی پاداش میں تو ہمیں کیا ہلاک کردے گا؟

(۱۴) عَرض۔ کسی چیز کا نرمی سے مانگنا یا کسی بات کا پیش کرنا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمھیں بخشدے؟

(۱۵) تحضیض۔ مخاطب کو کسی بات کے لئے اُکسانا یا کسی چیز کا سختی سے

طلب کرنا جیسے اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ تم ان لوگوں سے کیوں نہیں لڑتے جنہوں نے اپنی قسموں کو توڑ ڈالا؟

(۱۶) تجاہل - جان بوجھ کر پوچھنا جیسے ءَاُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَيْنِنَا کیا ہم میں سے کلام الٰہی اسی پر اُتارا گیا ہے؟

(۱۷) تہکم یا استہزاء - جس میں کسی بات کی ہنسی دل لگی کی جائے جیسے اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَآ کیا تیری نماز تجھے یہی علم دیتی ہے کہ جو کچھ ہمارے باپ دادا پوجتے ہیں اُن کو چھوڑ دیں؟

(۱۸) تاکید کسی بات پر زور دینا جیسے اَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِى النَّارِ تو کیا جو شخص وعیدِ عذاب کا مستوجب ہو گیا کیا تو اس کو نکال سکے گا جو دوزخ میں ہے۔

(۱۹) اخبار یا توضیح - کسی بات کی خبر دی جائے یا توضیح کی جائے جیسے اَفِىْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَمِ ارْتَابُوْٓا ..... بَلْ اُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ کیا ان کے دلوں میں بیماری ہے یا شک میں پڑے ہیں؟ ..... (نہیں) بلکہ یہ خود ستم گار ہیں۔

(۲۰) مساواۃ یا تسویہ (برابری) خواہ، چاہے، کیا جیسے ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ - خواہ تم ان کو ڈراؤ یا نہ ڈراؤ وہ تو ایمان لائیں گے نہیں

(۲۱) بمعنی آیا - اِنْ اَدْرِىْٓ اَقَرِيْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ يَجْعَلُ لَهٗ رَبِّىْٓ اَمَدًا میں نہیں جانتا کہ جو کچھ تم سے وعدہ کیا جاتا ہے آیا وہ قریب ہے یا اس کے لئے میرا پروردگار کوئی مدت مقرر کرے۔

(۲۲) مُقدّر - قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ - فرعون نے کہا اس (کے خدا) پر کیا تم ایمان لے آئے؟

(ب) ندا - اے، او - فرا کا قول ہے کہ اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّیْلِ میں - ہمزہ ندائے قریب کے لئے ہے مگر اصل میں یہ مرکب ہے اَمْ استفہامیہ اور مَنْ سے (آیا وہ جو رات کے اوقات بندگی کرتا ہے)

(ج) ندبہ - جیسے یَآسَفٰى عَلٰى یُوْسُفَ ہائے یوسف!

اب ب — اَبٌّ - اسم - چارا، عَلَف دَوَاب، دُوب، ایک قسم کی باریک نرم ہری گھاس

اب د — اَبَدٌ - اسم (اَزَل کی ضد - مدتِ دراز، زمانہ دراز، وہ زمانہ جس کی انتہا نہ ہو)

(۱) ہمیشہ - مَاكِثِیْنَ فِیْهِ اَبَدًا - اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

(۲) (نفی کے بعد) ہرگز، ہیچگاہ، کبھی اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا - ہم تو ہرگز اس میں نہیں داخل ہوں گے ۱۲

اب ر — اِبْرَاهِیْم - (یہ لغت کئی طرح آیا ہے اِبْرَاهَام، اِبْرَاهِمْ اور اِبْرَهِمْ) سُریانی میں اس کے معنی ہیں اَبٌ رَحِیْمٌ (مہربان یا نیک باپ) بعض کہتے ہیں کہ بَرْہَمَہ[۱] سے مشتق ہے بمعنی شِدّۃ النظر اور بعض کا قول ہے کہ قدیم ارامی[۲] ہے ابرام - معزز (یا سرفراز) باپ، یا اَبُورَام - میرا باپ معزز ہے - انجیل مقدس کے مفسرین اس کے معنی "گروہ کا باپ" کرتے ہیں۔

ایک بہت ہی بڑے مُوَحِّد پیغمبر کا نام جن کا لقب خَلِیْلُ اللّٰه ہے، ابن تارح (آزر) جو سام بن نوح کی نسل سے ہیں، آپ عربوں اور یہودیوں کے جدِّ اعلیٰ ہیں نمرود بادشاہ کے ڈر سے آپنے ایک عرصے تک ایک غار میں پرورش پائی بعد میں

[۱] پیوستہ نگریستن - [۲] نبطی

بتوں کے توڑنے کے باعث نمرود نے آپ کو آگ میں ڈلوا دیا تو خدا کے حکم سے وہ آگ گلزار ہو گئی خانہ کعبہ کو جس کی تعمیر پہلے پہل حضرت آدم نے کی تھی اور طوفان نوح میں ڈھ گیا تھا آپ نے از سر نو تعمیر کیا' آپ کا زمانہ ۲۰۰۰ ق م ہے۔

ری ق — اَبَارِیق جمع ہے اِبْرِیق کی جو فارسی آب ریز کا مُعَرَّب ہے۔ آب دستاں، آفتابہ، ڈنڈی اور ٹونٹی دار لوٹا۔

ب ق — اَبْقٌ اَبَقٌ اِبَاقٌ۔ ض۔ ضرب ع گریختن ف بھاگنا ھ (الی)

ب ل — اِبِلٌ۔ اسم جنس۔ اس کا استعمال جمع پر ہوتا ہے صاحب قاموس اور جوہری کے نزدیک اسم جمع ہے جس کا واحد نہیں۔ اُونٹ، شُتُران۔

اَبَابِیل۔ اِبَالَۃٌ اِبِّیل و اِبَّوْل کی جمع مگر صاحب قاموس کی رائے میں جمع ہے جس کا واحد مستعمل نہیں۔ فوج فوج جُھنڈ کے جُھنڈ، جھلڑ کے جھلڑ، گروہ گروہ، جماعت جماعت یا پے در پے۔

ب ی س — اِبْلِیس مُعَرَّب (یونانی ذیا فولیس Diabolos پھینکنے والا فرانسیسی دیابل Diable انگریزی ڈیول Devil فارسی دیو بعض اس کو بلس سے مشتق خیال کر کے اس کے معنی ناامید مُبْلِس، مایوس فریب دینے والا اور صاحب شر کرتے ہیں) وہ شیطان جو آدم علیہ السلام کے سجدہ نہ کرنے سے ملعون ہوا۔ بلس میں دیکھو۔

ب و — اَبٌ۔ اصل میں اَبَوٌ ہے (۱) پدر ف باپ ھ (۲) چچا، عم اِذْ قَالَ اِبْرَاهِیْمُ لِاَبِیْهِ آزَرَ (جب ابراہیم نے اپنے چچا آزر سے کہا (ان اصحاب کے قول کے موافق جو آزر کو ابراہیم علیہ السلام کا چچا کہتے ہیں) (۳) صاحب، والا جیسے اَبُولَهَب صاحب شعلہ۔

اَبُوْ اَبَا اَبِی - اضافت میں حالت رفع کے لئے اَبُوْ نَا شَیْخٌ کَبِیْرٌ ہمارا باپ بہت بڈھا ہے، حالت نصب کے لئے اَبَا جیسے یَا اَبَانَا - اے ہمارے باپ حالت جر کے لئے اَبِی مثال نمبر (۲) میں گزری۔

اَبَوَا اَبَوَیْ - اَبَوَان اور اَبَوَیْن - ابو کا تثنیہ تغلیبی جو اضافت میں نون گر کر اَبَوَا اور اَبَوَیْ رہ جاتے ہیں جیسے وَرِثَہٗ اَبَوَاہُ اس کے والدین اُس کے وارث ہوے اور کَمَا اَخْرَجَ اَبَوَیْکُمْ جس طرح اُس نے تمھارے والدین کو نکلوایا۔ ماں باپ، والدین۔

آبَاءٌ - اَبٌ کی جمع (۱) باپ، پدران - (۲) باپ اور اُس سے اوپر کی پیڑھیاں باپ دادا، بزرگ، اسلاف، اگلی پشتیں، جیسے کَانَ یَعْبُدُ آبَاؤُنَا ہمارے بزرگ پوجتے تھے۔

یَا اَبَتِ (اصل میں یا ابی ہے ی، ت سے بدل گئی ہے بعض کا قول ہے کہ یا ابی کی یا حذف ہوگئی تو یا اَب ہوا آخر میں ہاے وقف لائی گئی۔ جو ت کی طرح لکھی اور پڑھی جاتی ہے) اے میرے باپ! اے پدر من! ابا میاں! ابا جان!

اَبِی لَہَبٍ - کنیت ہے عبدُ العزیٰ بن عبد المطّلب کی، چوں کہ اس کا اصل نام لینا شرعاً حرام ہے اس لئے ذکر نہیں کیا گیا یہ شخص رسول مقبول کا چچا تھا مگر مذہب اسلام کے باعث آپ کا جانی دشمن ہوگیا تھا (بعض کہتے ہیں کہ) اسی لئے یہ کنیت ہوئی مگر بعض کا قول ہے کہ اس کا چہرہ روشن اور تاباں ہونے سے اَبُو لَہَب کہلایا۔ علامہ سیوطی کا بیان ہے کہ اس کنیت سے اشارہ ہے کہ وہ جہنمی ہے۔

اِبَاءٌ اِبَاءَۃٌ - ف وض، انکار کرنا، نہ ماننا، ناپسند کرنا، قبول نہ کرنا، سرباز دن،

(صلات ان اِلّا) فَاَبیٰ الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا کُفُوْرًا لیکن ظالموں نے ناشکری کے سوا
(کچھ بھی احسان) نہ مانا۔

اَتَی وَ اِتْیَان۔ ض (۱) مجی بسہولتہ۔ آمدن، آنا۔ (۲) (ب اور ل کے ساتھ) لانا
فَعَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّاْتِیَ بِالْفَتْحِ۔ تو قریب ہے کہ اللہ فتح لائے۔ (۳) ہو جانا
گشتن فَاَلْقُوْہُ عَلٰی وَجْہِ اَبِیْ یَاْتِ بَصِیْرًا پس اسے ڈال دو میرے ابا کے
منہ پر کہ بینا ہو جائیں (یا یہ کہ بینا ہو کر آئے)۔ (۴) کرنا، کردن، ارتکاب کرنا
وَالّٰتِیْ یَاْتِیْنَ الْفَاحِشَۃَ اور جو بدکاری کرتی ہیں یا بدکاری کا ارتکاب
کرتی ہیں۔ (۵) گزرنا، ہو کر گزرنا لَقَدْ اَتَوْا عَلَی الْقَرْیَۃِ ضرور وہ اس بستی پر
ہو کر گزرے ہیں۔ (۶) جانا، رفتن لَا یُفْلِحُ السّٰحِرُ حَیْثُ اَتٰی جادوگر جہاں
کہیں جائے فلاح نہیں پاتا۔ (۷) کون، بودن، ہونا۔ اوپر کی مثال لَا یُفْلِحُ السّٰحِرُ
میں صاحب منتہی الارب نے ہونے کے معنی کئے ہیں یعنی رستگار نمی شود ساحر
ہر جا کہ باشد۔ (۸) پہنچنا، سنا ھَلْ اَتٰکَ حَدِیْثُ مُوْسٰی کیا موسٰے کا
قصہ بھی تجھے پہنچا ہے؟ (۹) پہنچنا، وارد یا داخل ہونا۔ حَتّٰی اِذَا اَتَوْا عَلٰی
وَادِ النَّمْلِ یہاں تک کہ چیونٹیوں کے ایک میدان میں آئے (۱۰) مباشرت
کرنا، جماع کرنا، پاس جانا، پاس آنا فَاْتُوْھُنَّ مِنْ حَیْثُ اَمَرَکُمُ اللّٰہُ تو ان
(بی بیوں) سے مباشرت کرو جدھر سے اللہ نے تم کو حکم دیا ہے۔ (۱۱) چڑھائی
کرنا، حملہ کرنا، چڑھ آنا جَآءَتْکُمْ جُنُوْدٌ تم پر لشکر چڑھ آئے (۱۲) اقبال کرنا
اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ تو کیا تم جان بوجھ کر جادو کا اقبال کرتے ہو
(۱۳) پیش آنا، واقع ہونا لَا تَاْتِیْنَا السَّاعَۃُ ہمیں قیامت پیش نہیں آئے گی

ماٰتیًا

آتٍ - فاعل - اصل میں آتیٌ - آنے والا وغیرہ -
مَاْتِیًّ - اسم مفعول بمعنی اسم فاعل آتٍ آنے والا ہونے والا کَانَ وَعْدُہٗ
اِیْتَاءٌ - اِفعال (۱) لانا، آوردن اٰتُوْنِیْ زُبَرَ الْحَدِیْدِ مجھے لوہے کے ٹکڑے
لادو - (۲) دینا، دادن (۳) عطا کرنا (۴) امداد دینا (۵) پاداش دینا -
مُؤْتُوْنَ - فاعل - دینے والے وغیرہ -

اث ث

اَثَاثٌ - (یہ جمع ہے مگر اس کا واحد مستعمل نہیں، بقول بعض اس کا واحد اَثَاثَۃٌ
یہ اُثُوْثٌ سے مشتق ہے - جس کے معنی ہیں بہ کثرت ہونا) مَتَاعُ الْبَیْتِ رخت خانہ
گھر کا اسباب، گھر کا سامان، اسباب خانہ داری -

اث ر

اَثْرٌ - ن (۱) نقل کرنا، روایت کرنا اِنْ ھٰذَا اِلَّا سِحْرٌ یُّؤْثَرُ - یہ تو بس جادو ہے
جو نقل ہوتا چلا آتا ہے - (۲) بلند کرنا، اٹھانا، برانگیختن فَاَثَرْنَ بِہٖ نَقْعًا
پھر اس میں غبار بلند کرتے ہیں -
اَثَرٌ - اسم (۱) نشانِ قدم، نقشِ پا، کھوج ھُمْ اُولَاءِ عَلٰٓی اَثَرِیْ - وہ میرے
پیچھے (آرہے) ہیں - (۲) علامت، نشانی، پتا -
آثَارٌ - اثر کی جمع - نمبر (۱) نمبر (۲) فَانْظُرْ اِلٰٓی اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰہِ تو رحمتِ الٰہی
کی نشانیوں کی طرف دیکھ (۲) عمارات جیسے محل، قلعے، اہرام، مینار معابد وغیرہ
کَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْھُمْ قُوَّۃً وَّاٰثَارًا فِی الْاَرْضِ وہ زور اور عمارات کے لحاظ سے
جو زمین پر (بنائی گئی) ہیں، ان سے بڑھے ہوئے تھے -
عَلٰٓی اٰثَارِھِمْ - محاورہ (۱) برپئے ایشاں، ان کے پیچھے (۲) ان کے قدم بہ قدم -
اَثَارَۃٌ - بقیہ، بچا ہوا، روایت -

ھ اس کا وعدہ (پورا) ہونے والا ہے - بعض کا قول ہے کہ مَاْتِیّ بروزن مَرْمِیّ اسم ظرف کا صیغہ ہے معنی ہیں (آنے کی جگہ)

اُیثار۔ اِفعال۔ (۱) اختیار کرنا، پسند کرنا، کسی کو کسی پر مقدم رکھنا (علےٰ)
(۲) ترجیح دینا، برتری دینا، فضل دادن۔ (۳) اوروں کے نفع کو اپنی مصلحت
پر مقدم رکھنا۔

اث ل
اَثْل۔ اسم۔ درخت گز، جھاؤ، یہ درخت دریا کے کنارے ہوتا ہے جس سے
ٹوکرے ٹوکریاں بناتے ہیں۔

اث م
اِثْم، مَاثَم۔ س (گناہ کرنا) (۱) گناہ معصیت (۲) ظلم و تعدی (۳) جھوٹ۔
آثِم۔ فاعل۔ گناہ گار۔
اَثِیْم۔ مبالغہ۔ بڑا گناہ گار، بدکردار، وہ شخص جو گناہوں میں منہمک ہو۔ خطا کار۔
اَثَام۔ اسم۔ عقوبت، وبال، خمیازہ، کیفر، سزا۔
تَاْثِیْم۔ تفعیل۔ گناہ میں ڈالنا، گناہ گاری، بزہ، گناہ کی بات۔ ایسا کام کرنا
جو حلال نہ ہو۔

اج ج
اُجَاج۔ صفت۔ کھاری اور کڑوا، تلخ و شور، بدمزہ۔
یَاْجُوْج۔ یہ یا تو تَاجُّجُ النَّار (آگ کا شعلہ) سے مشتق ہے یا اَجِیْجُ النَّار (آگ کی لپٹ)
سے نہایت سریع الحرکت اور کثیر الاضطراب ہونے کی وجہ یوں موسوم ہوا۔ اصل
میں یہ عجمی ہے (انگریزی۔ گاگ) اس کی تفصیل لفظ ماجوج میں لکھی گئی ہے۔

اج ر
اَجْر۔ ن۔ (۱) نوکری کرنا، مزدوری کردن۔
اسم (۱) مُزد، مزدوری، اُجرت، معاوضہ، صواب، نیک کام کا عوض۔
اُجُوْر۔ اَجْر کی جمع (۱) مزدوریاں، اُجرتیں۔ (۲) مہر، کابینِ زناں (کنایہ)
فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ تو ان کو ان کے مہر دو۔

اِسْتِیجَار اِستفعال۔ نوکر رکھنا، نوکر رکھنا چاہنا یٰاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ اِنَّ خَیْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِیُّ الْاَمِیْنُ۔ ابّا میاں! اس کو نوکر رکھ لو کہ بہتر سے بہتر جس کو آپ نوکر رکھنا چاہیں، قوی اور امانت دار ہونا چاہیئے۔

اج ل

اَجَلٌ۔ ض۔ (عُجلت کی ضد (۱) دیر کرنا، تاخیر کرنا) اسم (۲) مدت، مہلت، میعاد، وقت (۳) مُمتد زمانہ کی انتہا، مدّتِ معیّنہ، وہ وقت جو انقضا، مدت کے لئے معیّن ہو، موت کیوں کہ انقضا عمر کا وقت ہے فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ توجب ان کا وقت (موت) آپہنچتا ہے تو اس سے نہ ایک ساعت پیچھے رہ سکتے ہیں اور نہ ایک گھڑی آگے بڑھ سکتے ہیں۔

(۴) عدّت۔ اِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ جب وہ اپنی عدّت کو پہنچیں۔

اَجْل باعث، لئے، وجہ۔ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ بدیں وجہ اسی سبب سے، اسی وجہ سے، اسی لئے۔

تَاْجِیْل تفعیل۔ مُدت ٹھیرانا، مقرر کرنا، معین کرنا، موقوف داشتن، دیر کرنا

مُؤَجَّلٌ۔ مفعول۔ مقرر کیا ہوا۔ وعدہ کیا ہوا۔

اخ ذ

اَخْذٌ۔ ن (۱) پکڑنا، گرفتن (۲) لینا، وصول کرنا (۳) آلینا، دبوچنا، دھر پکڑنا (۴) باز گرفتن، چھین لینا، لے لینا، واپس لینا، سلب کرنا اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ اگر خدا تمھارا کان چھین لے (یا شنوائی سلب کرلے) (۵) روکنا، قید کرنا، گرفتار کرنا، اسیر گرفتن مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ بادشاہ کے قانون کی رو سے وہ اپنے بھائی کو قید نہیں کرسکتا تھا۔ (۶) سزا دینا (۷) آنا لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ اسے اونگھ (نیند) نہیں آتی۔ (۸) کرنا۔

اَخذ۔ اِسم۔ گرفت، پکڑ، سزا۔

اَخذَۃ۔ اِسم مَرّہ (ایک دفعہ) پکڑ، گرفت، سزا فَاَخَذَھُمْ اَخْذَۃً رَّابِیَۃً تو اس نے اُن کو بڑا سخت پکڑنا پکڑا۔

آخِذ۔ فاعل۔ لینے والا۔

مُؤَاخَذَۃ۔ مُفَاعَلَہ۔ عقوبت کرنا، پکڑنا۔

اِتِّخَاذ (اِءتِخَاذ) اِفتِعال (۱) گرفتن لینا۔ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰہِ عَھْدًا کیا تم نے خدا سے کوئی قول لیا ہے۔ اَتَّخَذتُم اصل میں اَاِتَّخَذتُم ہے ہمزہ وصل۔ ہمزہ استفہام کے بعد حذف ہو گیا ہے۔ (۲) مقرر کرنا، ٹھیرانا (۳) بنانا، ساختن اَلَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا جنھوں نے نقصان پہنچانے کے لئے مسجد بنائی (۴) کرنا (۵) اختیار کرنا۔ (۶) سمجھنا، شمار کرنا۔ یَتَّخِذُ مَا یُنْفِقُ مَغْرَمًا جو کچھ خرچ کرتا ہے اُسے تاوان سمجھتا ہے۔

مُتَّخِذ۔ فاعل۔ بنانے والا، کرنے والا وغیرہ جمع مذکر مُتَّخِذِیْنَ اور جمع مونث مُتَّخِذَات ہے۔

مُتَّخِذِیْ اَخْدَانٍ مُتَّخِذَاتِ اَخْدَانٍ۔ دوستاں پنہانی گیرندگان۔ چوری چھپے آشنا کرنے والے اور کرنے والیاں۔ مُتَّخِذِیْ اصل میں مُتَّخِذِیْنَ ہے اضافت کی وجہ سے نون گر گیا۔

اخ ر

آخِر۔ فاعل۔ اوّل کی ضد (۱) پچھلا، بازپسیں، اخیر حصہ (۲) اَلآخِر۔ اسم باری تعالیٰ سب سے پچھلا یعنی دائمی ابدی جس کی بقا کے لئے نہایت اور دوام کے لئے اِنقضا نہیں ۱۲

آخِرُون ۔ فاعل ۔ آخر کی جمع پچھلے، پسیناں ۔ پچھلی پیڑھیاں ۔ (۱) پچھلی بازپسیں
آخِرَۃ ۔ مونث (۱) پچھلی بازپسیں (۲) ضد دُنیا و عاجلۃ ۔ دوسرا جہان، قیامت،
عقبیٰ، وہ عالم جہاں مرنے کے بعد اعمال بد و نیک کی جزا سزا اور حساب کتاب ہو گا
دَارُ الآخِرَۃ ۔ عاقبت کا گھر، سرائے آخرت، سرائے بازپسیں ۔
المِلَّۃُ الآخِرَۃ ۔ محاورہ قبط ۔ پہلا دین (قبطی لوگوں کے محاورہ میں اُولیٰ کو آخرۃ کہتے ہیں)
آخَر ۔ تفضیل ۔ دوسرا، دیگر، اور ۔ جمع آخَرُونَ دیگر دوسرے ۔
آخَرُونَ ۔ جمع ۔ قوم آخَرُون ۔ گروہ دیگر، دوسرے لوگ ۔
اُخریٰ ۔ مؤنث (۱) دُوسری، دیگر، اور (۲) جماعۃ، چنداول، پیچھے فِی اُخرَاکُم تمھارے پیچھے ۔
اُخَر ۔ جمع ۔ دیگر، دوسری، اور
تاخِیر ۔ تفعیل ۔ ضد تقدیم (۱) پیچھے چھوڑنا، پس گزاشتن، فروگزاشتن ۔ مَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ جو پہلے بھیجا اور پیچھے چھوڑا ۔ (۲) مُہلت دینا، رہنے دینا، ملتوی کرنا، وَلَئِنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اور اگر ہم ان سے عذاب ملتوی کریں (۳) دیر کرنا (۴) باز رکھنا، موقوف رکھنا ۔
تَاَخُّر ۔ تفعّل ۔ ضد تقدُّم (۱) پیچھے ہونا، پیچھے رہنا، پیچھے ہٹنا، پس ماندن، رہ جانا (۲) دیر کرنا، درنگ کردن ۔
اِستِیخَار ۔ استفعال (۱) پیچھے رہنا، پس ماندن، دیر کرنا، ملتوی کرنا ۔
مُستَاخِرِین ۔ فاعل ۔ پیچھے رہنے والے، بعد آنے والے، پسینیاں ۔

اخ و

اَخٌ ۔ اسم ۔ اصل میں اَخَوٌ مثل اَبٌ دَمٌ وغیرہ کے واو حذف ہوگیا) (۱) برادر، بھائی {اَعیانی (سگا) عَلاتی (سوتیلا) اَخیافی یا رضاعی (کوکہ)} (۲) مُشابہ مُماثِل، مُشارِک و مُشاکِل درفعل وعادت ہم صفت جیسے اِخوَانُ الشَّیَاطِیْنِ شیطانوں کے بھائی یعنی اُن کے جیسے کام کرنے والے ۔ (۳) ہم نشیں، ساتھی، ہمراہی اِخوَانًا عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقَابِلِیْنَ ۔ آپس میں بھائی بھائی بن کر تختوں پر آمنے سامنے ہوں گے۔ (۴) برادرِ نسبی، وارث فَمَنْ عُفِیَ لَهٗ مِنْ اَخِیْهِ شَیْءٌ تو جو (قاتل) اُس (مقتول) کے وارث سے کچھ معاف کر دیا جائے ۔ (۵) افراد قوم میں سے ایک فرد جیسے اِخوَانُ لُوطٍ اور قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ نُوْحٌ اُن سے ان کے بھائی نوح نے کہا۔ (۶) قرین، دوسرا مثال کے لئے اُخْتٌ میں نمبر (۲) دیکھئے (۷) مُلازِم ساتھی۔ (۸) دوست ۱۲

حالتِ اضافت میں :۔ رفع کے لئے اَخُو جیسے اِنِّیْ اَخُوْكَ میں تیرا بھائی ہوں نصب کے لئے اَخَا جیسے ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰی وَاَخَاهُ پھر ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی کو بھیجا ۔ جر کے لئے قَالَ مُوْسٰی لِاَخِیْهِ موسیٰ نے اپنے بھائی سے کہا ۔ تثنیہ کے لئے رفع میں اَخَوَانِ اور نصب وجر میں اَخَوَیْنِ جو اضافت کے وقت نون گر کر اَخَوا و اَخَوَیْ رہ جاتے ہیں ۔

اِخْوَةٌ ۔ جمع ہے اَخٌ کی ۔ اکثر تو نمبر (۱) کے لئے آتی ہے جیسے جَآءَ اِخْوَةُ یُوْسُفَ یوسف کے بھائی آئے مگر کبھی باقی نمبروں کے لئے بھی مستعمل ہوتی ہے جیسے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ مومنین ایک دوسرے کے بھائی ہیں (۲) بھائی بہن وَاِنْ كَانُوْٓا اِخْوَةً اگر وہ بھائی بہن ہوں ۔

اِخْوان - جمع ہے اَخ کی (بجز نمبر ۱ کے)

اُخْتٌ (اصل میں اَخوۃٌ ہے) (۱) بہن، خواہر، (۲) قرین، دوسری - ھِیَ اَکْبَرُ مِنْ اُخْتِھَا وہ اپنے قرین سے بڑا ہوتا ہے - (۳) ساتھن، ہم نشین - کُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّۃٌ لَّعَنَتْ اُخْتَھَا جب ایک جماعت دوزخ میں جائیگی تو اپنی ساتھن پر لعنت کرے گی (۴) اَخ میں نمبر (۲) دیکھو یَا اُخْتَ ھَارُوْنَ اے ہارون کی بہن یعنی ہارون کے ایسے عادات وافعال والی۔

اَخَوَاتٌ - جمع بہنیں۔

ادرک

اِدْرِیْس - ایک پیغمبر کا لقب جن کا اصل نام اَخنُوخ ہے آپ آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے ساتویں پشت میں حضرت نوح کے پردادا ہیں ملک مصر میں دریائے نیل پر پیدا ہوئے آپ کتابت (لکھائی) خیاطت (کپڑوں کی سلائی) طبعیات، نجوم وہیئت وغیرہ کے موجد کہے جاتے ہیں آپ پر تیس صحیفے اُترے نسل قابیل کی ہدایت کے لئے پیغمبر بنائے گئے جن کی ظلم وزیادتی کے باعث خدا تعالیٰ نے آپ کو بہشت میں زندہ پہنچا دیا مگر بعض محققین اس آیت وَرَفَعْنَاہُ مَکَانًا عَلِیًّا سے علو منزلت مراد لیتے اور مکان کے معنی یہاں درجہ، مرتبہ کرتے ہیں لفظ اِدْرِیس کو بعض سُریانی بتاتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ عربی ہے اور دراست سے مشتق ہے صحف آسمانی کے درس وتدریس کی وجہ ادریس کہلانے لگے - یونانی آپ کو ہرمس حکیم مصری کہتے ہیں۔ انگریزی Enoch دیکھو الیاس

ادد

اِدٌّ - زشت، سخت، بھاری، ناپسند، دُرُشت، عظیم۔

ادم

آدم (دراصل اءدم) ابن عباس سے مروی ہے کہ یہ اُدْمَۃ سے مشتق ہے جس کے معنی گندم گوں ہونا ہیں کیوں کہ وہ گندمی رنگ کی زمین سے پیدا ہوئے بعض کا کہنا ہے کہ اُدْمَۃ سے نکلا ہے جس کے معنی سزاوار امامت ہیں بعض اس کی اصل اَدِیم بتاتے ہیں جس کے معنی روئے زمین ہیں کیوں کہ حضرت کا وجود مسعود ادیم الارض یعنے روئے زمین سے ہوا ہے بعض محققین کا بیان ہے کہ مذکورہ بالا اشتقاقات کا توافق اتفاقی ہے کیوں کہ حقیقت میں یہ لفظ عجمی ہے چنانچہ ثعالبی کا قول ہے کہ عبرانی میں آدم مٹی کو کہتے ہیں اور بعض سُریانی آدام (بروزن خاتام) کا معرب بتاتے ہیں۔ واللّٰہ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب۔ ابوالبشر وہ نبی جن سے انسان کی نسل شروع ہوئی انگریزی Adam

ادی

اَدَاءٌ۔ ض۔ حق دینا، پہنچانا، رسانیدن، حوالہ کرنا، اس چیز کا دینا اور واپس کرنا جس کا دینا اور واپس کرنا لازم ہو اَدّٰی اِلَیْہِ بِاِحْسَانٍ اور نیکی کے ساتھ اسکو ادا کرنا انتباہ۔ بعض محققین کا قول ہے کہ یہ (اداء) اِسْم مصدر ہے تَادِیَۃ کا جس طرح سلام وبیان تسلیم وتبیین کے۔

تَادِیَہ۔ تفعیل۔ پہنچانا، واپس کرنا، حوالہ کرنا۔

اذ

اِذْ (۱) ظرفیہ۔ جب، جس وقت، چوں، وقتیکہ (ف) اُذْکُرُوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ جَاءَتْکُمْ جُنُوْدٌ خدا کا وہ احسان یاد کرو (جو) تم پر (ہوا تھا) جب کہ تم پر لشکر آچڑھے تھے۔

ف اِذْ سے ہمیشہ زمانہ ماضی مقصود ہوتا ہے اور جب مضارع پر داخل ہوتا ہے تو ماضی استمراری کے معنی حاصل ہوتے ہیں۔ جیسے اِذْ یَرْفَعُ اِبْرَاہِیْمُ الْقَوَاعِدَ

مِنَ الْبَیْتِ وَاِسْمٰعِیْلُ اور (وہ وقت بھی یاد دلاؤ) جب ابراہیم اور اسمٰعیل خانۂ کعبہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے۔

(۲) تعلیلیۃ یا سببیۃ۔ جب کہ، کیوں کہ۔ لَنْ یَّنْفَعَکُمُ الْیَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّکُمْ فِی الْعَذَابِ مُشْتَرِکُوْنَ۔ چوں کہ تم نے نافرمانی کی ہے (اس لئے) آج (یہ بات) تمھارے مفید نہ ہوگی کہ تم تکلیف میں شریک ہو۔

(۳) تحقیقیۃ بمعنی قد۔ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ اس کے بعد کہ تم اسلام لاچکے ہو

(۴) زائدۃ۔ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ۔ تیرے پروردگار نے فرشتوں سے کہا

ف اسمائے ظروف مثلاً یوم، حین وغیرہ جب کلمۂ اِذْ کی طرف مضاف ہوتے ہیں تو مبنی بر فتح پڑھے جاتے ہیں جیسے یَوْمَئِذٍ اُس روز حِیْنَئِذٍ اُس وقت۔

اِذَا (۱) ظرفیۃ و شرطیۃ۔ جب، جس وقت، چوں۔ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ جب کہ خدا کی مدد آپہنچے

ف اِذَا۔ زمانۂ آیندہ سے خاص ہے، ماضی پر آتا ہے تو اس کو مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے جیسے اِذَا رَاٰكَ جب وہ تجھے دیکھیں مگر کبھی حال اور ماضی کے معنوں میں مستعمل ہوتا ہے جیسے وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی۔ رات کی قسم جب کہ ڈھانک لے حَتّٰی اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ (یہاں تک کہ جب آفتاب کے طلوع ہونے کی جگہ پہنچا۔

ف اذا ظرفیۃ سے پہلے (اُذْکُرْ مَا کَانَ یعنی وہ وقت یاد کرو) مقدر رہتا ہے

(۲) فجائیۃ (کلمہ مفاجاۃ جس سے کسی بات کا اکبارگی اور اتفاقاً ہونا پایا جائے) دفعۃً، اکبارگی، فوراً، اک دم سے، کہ، ناگاہ، ناگہاں، تو کیا دیکھتا ہوں وغیرہ فَاِذَا هِیَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا تو دفعۃً (یا اکبارگی) کافروں کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں۔

فَاَلْقٰی عَصَاهُ فَاِذَا هِیَ ثُعْبَانٌ مُّبِیْنٌ اِس پر اُس (موسیٰ) نے اپنی لاٹھی کو ڈال دیا تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ صریح اژدہا ہے۔

(۳) تفریعیہ ف، تو۔ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَیِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ اِذَا هُمْ یَقْنَطُوْنَ اور اگر ان کے کردار کی وجہ سے جو پہلے کر چکے ہیں، اُن پر کوئی وبال آجائے تو وہ مایوس ہو جاتے ہیں۔

(۴) زائدہ (بقول بعض) اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ آسمان پھٹ جائے۔

اِذَا مَا۔ ظرف زماں۔ جب، جس وقت، چوں آنگاہ۔ اِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ یَغْفِرُوْنَ جب وہ غصے میں آتے ہیں تو درگزر کرتے ہیں۔

اِذًا۔ حرف جزا یا حرف تفریع۔ تو، تب، اُس وقت، اِس صورت میں، آنگاہ۔ وَلَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ اور اگر تم نے اپنے جیسے آدمی کی اطاعت کی تو اس صورت میں تم ضرور ٹوٹا پانے والے ہو۔

اذن

اِذْنٌ، اَذَنٌ، اَذَانٌ، اَذَانَةٌ۔ س (۱) اِجازت دینا، پروانگی دینا، حکم دینا، دستوری دادن مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ۔ جس کو (خدائے) مہربان اجازت دے۔

(۲) اِستماع، کان لگا کر سننا، کان رکھنا، حکم سننا، حکم کی تعمیل کرنا۔ فرمان گوش کردن۔ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا اور اپنے پروردگار کے حکم کی تعمیل کرے۔

اسم (۳) اجازت، فرمان، دستوری۔ (۴) ارادہ۔ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ بہ جز ارادۂ خدا کے۔

(۵) عنایت فضل قدرت۔ وَاللّٰهُ یَدْعُوْا اِلَی الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ اور اللہ اپنے فضل سے بہشت اور مغفرت کی طرف بلاتا ہے (۶) توفیق۔

اُذُن۔ اسم (۱) گوش، کان (۲) سُبک گوش، کان کا کچا۔ یَسْمَعُ مِنْ کُلِّ اَحَدٍ (ہر شخص کی بات سُن لیتا ہے) یعنی ہر شخص کی باتوں کا بلاتحقیق یقین کر لینے والا۔ یَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ کہتے ہیں کہ وہ کان کا کچا ہے (مجسّم کان)

آذان جمع اُذُن کی۔ ضَرَبْنَا عَلٰٓی اٰذَانِھِمْ کنایہ ہے (ہم نے انھیں سلا دیا) سے۔ شاہ ولی اللہ صاحب نے یوں ترجمہ کیا ہے "ہم نے اُن کے کانوں پر پردہ ڈال دیا"

تَاْذِیْنٌ۔ تفعیل (۱) جتا دینا، آگاہ کرنا، معلوم کرانا، خبردار کرنا۔ (۲) پکارنا، آواز دادن، آواز دینا ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ پھر پکارنے والے نے پکارا۔

مُؤَذِّنٌ۔ فاعل۔ پکارنے والا، آواز کنندہ۔

اِیْذَانٌ۔ افعال۔ آگاہ کرنا، معلوم کرنا، خبر کرنا، خبردار کرنا، خبر دادن، جتانا، عرض کرنا۔

اَذَانٌ (اسم مصدر ہے تاذین کا جس طرح سلام تسلیم کا یا ایذان کا جس طرح عطا اعطا کا) خبر دینا، آگاہ کرنا، منادی کرنا، خبر رسانیدن۔

تَاَذُّنٌ۔ تفعّل۔ آگاہ گردانیدن، جتا دینا دیکھو ایذان تَاَذَّنَ رَبُّكَ تیرے رب نے جتا دیا۔

اِسْتِیْذَانٌ۔ استفعال۔ اجازت چاہنا، اجازت لینا، رخصت مانگنا، پروانگی لینا، دستوری لینا۔

اذی اَذًی (اَذًی) س۔ (۱) نجاست، گندگی (۲) رنج، تکلیف، آزردہ کرنا، ایذا رسانیدن، تکلیف پہنچانا۔ (۳) خفیف سی تکلیف، اندک رنج، (۴) سرزنش، (۵) تکلیف دینے والی چیز مثلاً کوڑا کرکٹ، کانٹا پتھر وغیرہ خس و خاشاک (۶) بدگوئی۔

أیذاء - اِفعال (۱) تکلیف دینا، ستانا، رنجانیدن (۲) آزار دینا، مارنا پیٹنا۔

ارب

اَرْبَۃٌ - شہوت، حاجت، غرض (بقول بعض عُضو)

غَیرِ اُولی الاِرْبَۃِ - صاحبان شہوت، حاجت والے کنایہ ہے اُن لوگوں سے جنہیں عورتوں کی حاجت نہ ہو خواہ مُخنّث ہوں یا ان میں شہوت نہ ہو (المُغفّل اَلّذِی لَا یَشْتَھِی النِّسَا) وہ باولا آدمی جس کو عورتوں کی خواہش نہیں ہوتی۔

مَآرِب - مَاْرَبَۃٌ کی جمع حاجتیں، اغراض، کام، فائدے۔

ارض

اَرضٌ - اسم مونث - ضدّ سَمَاء (۱) پستی وَلَوْشِئْنَا لَرَفَعْنَاہُ بِھَا وَلٰکِنَّہٗ اَخْلَدَ اِلَی الْاَرْضِ اگر ہم چاہتے تو اُن کی برکت سے اس کا مرتبہ بلند کرتے لیکن اس نے پستی کی جانب میل کیا۔

(۲) زمین، وہ سیارہ جو نظام شمسی سے متعلق ہے اور جس پر ہم (انسان) سکونت پذیر ہیں۔ (۳) مٹی، زمین - یُحْیِی الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِھَا زمین کو اس کے مرنے (افتادہ ہونے) کے بعد زندہ (سیراب) کرتا ہے۔

(۴) مُلک، وطن، دیس۔ اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ یا وطن سے دور کئے جائیں (جلاوطن کئے جائیں)

ارک

اَرَائِکْ - اسم (یہ حبش کی زبان کا لفظ ہے) اَرِیکَۃ (بروزن سَفِینَۃ کی) جمع حَجَلَۃ علٰی سَرِیرٍ چھپر کھٹ، وہ تخت جو کپڑوں اور پردوں سے آراستہ ہوں سجے۔

ارم

اِرَم - مونث (تعریف و تانیث کے باعث غیر مُنصرف ہے) پتھر کا بنایا ہوا نشان ایک شہر کا نام بعض دمشق کو بعض سکندریہ کو کہتے ہیں مگر بعض کا خیال ہے کہ فارس میں کوئی مقام تھا، اصل میں حضرت نوح علیہ السلام کے پوتے کا نام ہے

قوم عاد نے ایک شہر بساکر اس کے نام پر ارم رکھا تھا' عام میں شداد بادشاہ کا بنوایا ہوا بہشت (باغ) مشہور ہے' فارسی آرام بن وہ باغ جو آبادی میں ہو' سنسکرت آرام' عیش باغ۔

ازر

اَزَر (۱) کمر' پشت' ظہر۔ (۲) قوت' توانائی' زور' مدد۔

اِیزارٌ و مُؤَازَرَۃٌ۔ اِفعال و مُفاعلہ۔ مدد کرنا' معاونت کرنا' قوت دینا' قوی کرنا

وَزِیرٌ۔ صفت (بعض کا بیان ہے کہ ازر سے مشتق ہے کیوں کہ اصل میں ازیر ہے) مددگار' قوت دینے والا (دیکھو وزر)

آزَرَ (عجمہ اور علم ہونے کے سبب غیر منصرف) گمراہ' ضال (مفردات راغب) حضرت ابراہیم علیہ السلام کے باپ کا نام جو بت تراش تھا۔

اِذْ قَالَ اِبْرَاھِیْمُ لِاَبِیْهِ آزَرَ جب ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے کہا'۔

بعض ابراہیم علیہ السلام کے چچا کا نام بتاتے ہیں اور وہ ابو کے معنی یہاں چچا کے کرتے ہیں (اَعوَج ٹیڑھا) اے غلطی کرنے والے! (اتقان)

ازز

اَزٌّ۔ ن۔ اِغوا کرنا' اکسانا' ورغلانا' ابھارنا' بدکانا' بہکانا' برانگیختہ کرنا' جنبانیدن

تَؤُزُّھُمْ اَزًّا وہ انھیں اکساتے ہیں۔

ازف

اَزَفٌ و اُزُوْفٌ (س) دُنُوٌّ' قُرْبٌ' نزدیک آمدن' قریب آنا' آپہنچنا'

اَزِفَتِ الْآزِفَۃُ قیامت آپہنچی۔

آزِفَۃٌ (۴) فاعل۔ نزدیک آنے والی' قیامت (اس لئے کہ روز بروز قریب آتی جاتی ہے یا وہ یقینی الوقوع ہے گو اس کا وقت متعین نہیں۔

اس

اِسْتَبْرَقٌ معرب۔ فارسی۔ اِستبرک' ستبرک یا استبرہ۔ ایک سنگین ریشمی و زرین کپڑے

کا نام جو نہایت چکیلا ہوتا ہے۔ موٹا تافتہ، موٹا دیبا، دیبائے لگ، بعض کہتے ہیں کہ یہ لفظ حبشی زبان کا ہے۔

اس ح — اِسحٰق۔ عبرانی۔ ضحاک، ہنسوڑا، بہت ہنسنے والا۔ ابراہیم علیہ السّلام کے چھوٹے فرزند جو بی بی سارا کے بطن سے تھے۔

اس ا — اَساطِیر۔ معرب۔ یونانی اِسطوریا (istoria) انگریزی سٹوری (story) یا اُسطُورَہ کی جمع جس طرح اَعاجیب اُعجُوبہ کی یا اَسطار کی جمع ہے اور اَسطار سَطر کی جمع ہے یا اِسطِیر کی جمع ہے جس طرح اِقلیم کی جمع اَقالیم۔ افسانے، نقلیں، کہانیاں، خُرافات، ڈھکوسلے، سخن ہائے پریشان و بیہودہ اَساطِیرُ الاَوَّلِین افسانہائے پیشنیاں اگلوں کے ڈھکوسلے۔ (سطر میں دیکھو)

اس ر — اَسَرَ۔ ض (۱) باندھنا، بستن، قید کرنا، اسیر گرفتن تَأسِرُونَ فَرِیقًا۔ کسی گروہ کو تم قید کرتے ہو۔ (۲) شَدّ، مضبوط کرنا اسم (۳) قید، جوڑ بند، پیوند، رگ نشد دنا اَسَرَھُم ہم نے اس کے جوڑ بند مضبوط کئے۔

اَسِیر۔ صفت۔ بندھا ہوا، قہراً پکڑا ہوا، قیدی، زندانی، گرفتار۔

اَسرٰی۔ جمع۔ اَسِیر کی جمع جس طرح قَتِیل کی جمع قَتلیٰ قیدی، پکڑے ہوئے۔

اُساریٰ۔ جمع الجمع۔ اَسریٰ کی جمع اور اَسِیر کی جمعُ الجمع جس طرح سُکاریٰ جمع ہے سَکریٰ کی۔ بندیوان۔

س را — اِسرائیل۔ سُریانی (اِسرا بمعنی بندہ ئیل بمعنی خدا) بندۂ خدا، عبداللہ۔ بقول بعض عبرانی ہے (اِسرا صِفوَۃ یا برگزیدہ۔ ئیل۔ خدا) صِفوَۃُ اللہ یا برگزیدۂ خدا۔ بقول بعض سَرِیُّ اللہ اس لئے کہ ہجرت کے وقت وہ رات میں سفر کرتے تھے مُستشرقین

یورپ نے اس کے معنی (خدا کا سپاہی یا لشکری) لکھے ہیں کہتے ہیں کہ یعقوب علیہ السلام نے ایک فرشتے کے ساتھ کُشتی لڑنے اور اس کو پچھاڑنے کے بعد یہ لقب حاصل کیا۔
حضرت یعقوب کا لقب اور بنی اسرائیل حضرت یعقوب کی اولاد یعنی یہودی

اُسّ اساس۔ بنیاد، جڑ، بنا۔

تاسیس۔ تفعیل۔ بنیا درکھنا، بنیاد نہادن۔

اَسَف۔ اسم۔ اندوہ، افسوس، غم، حسرت، حزن، جزع۔ یا اَسَفیٰ علیٰ یُوسُف (لفظی اے میرے افسوس! یوسف پر۔ اصطلاحی۔ ہائے افسوس اے اندوہ من) اصل میں یا اَسَفِی ہے۔

ف اَسف اور غضب میں یہ فرق ہے کہ اعلےٰ شخص ادنےٰ کو کوئی ناگوار بات کہے تو وہ غضب ہے برخلاف اس کے ادنےٰ سے اعلےٰ کو کوئی ناپسند بات پہنچے تو وہ اَسف ہے۔

اَسِف۔ صفت۔ حزیں، غمگیں، خشمناک۔

اِیساف۔ اِفعال۔ بہ خشم آوردن، غصہ دلانا، اِغضاب۔

اِسمٰعیل۔ عبرانی یشمعیل یعنی خدا سُنتا ہے بقول بعض سُریانی معنیٰ فرماں بردار خدا ابراہیم علیہ السلام کے بڑے فرزند جو بیوی ہاجرہ مصریہ کے بطن سے تھے، شام میں پیدا ہوئے، وہاں سے خدا تعالیٰ کے حکم کے موافق حضرت ابراہیم آپ کو آپ کی والدہ ماجدہ سمیت مکہ معظمہ میں لے آئے جب اِن سے حضرت ابراہیم نے بیان فرمایا کہ مجھ کو خواب میں یہ حکم مِلا ہے کہ اپنے فرزند کو قربانی کرو تو حضرت اسمٰعیل بہ طیبِ خاطر فدیہ ہونے پر طیار ہو گئے۔ اُن ذبیحہ کو باپ نے

بیٹے کو قربانی کے لئے زمین پر لٹایا مگر خدا کے حکم سے جبریل علیہ السلام نے آپ کی جگہ دُنبہ لا کے فوراً رکھ دیا، خانۂ کعبہ کی تعمیر میں آپ اپنے والد کے شریک رہے آپ کے بارہ فرزند ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہی کی اولاد میں ہیں۔

اس ن — اَسَنَ اُسُون۔ ض۔ پانی کا مزہ اور رنگ بدل جانا۔

آسِن۔ صفت۔ متغیر بد بودار، بد مزہ فِیْھَآ اَنْھٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَیْرِ اٰسِنٍ اس میں ایسے پانی کی نہریں ہیں جن میں بو نہیں یعنی صاف ستھرے پانی کی۔

اس و — اُسْوَۃٌ (۱) اِقتدا، نمونہ، پیروی، وہ چیز جس کی پیروی کی جائے (۲) پیشوا، سردار

اس ی — اَسِیَ۔ س۔ حزن ع اندوہ گیں شدن، اندوہ خوردن، رنج کرنا، غم کھانا، افسوس کرنا لِّکَیْلَا تَاْسَوْا عَلٰی مَا فَاتَکُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىکُمْ تا جو چیز تمھارے ہاتھ سے جاتی رہی ہو اُس کا غم نہ کرو اور جو چیز تمہیں دی جائے اِس پر اتراؤ نہیں۔ (آئے کی خوشی نہ گئے کا غم)

اش ر — اَشَرَ۔ غرور، تکبر۔ بہت خوشی کرنا۔

اَشِر۔ صفت۔ اترانے والا، گھمنڈ کرنے والا، بڑائی کرنے والا۔

ص و — مُؤْصَدَۃٌ۔ مفعول۔ بند کی ہوئی۔ اِیْصاد (و ص د) دیکھو

اص ر — اِصْر (یہ نبطی زبان کا لفظ ہے) (۱) عہد، میثاق، قول و قرار اَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ تم نے اس کام پر میرا عہد لیا ہے۔ (۲) بار گراں، بوجھ، بار، وبال، شدۃ۔ لَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا ہم پر بوجھ نہ ڈال۔ (۳) ذِمّہ، گناہ، رحم و قرابت)

ص ل — اَصْل۔ اسم۔ جڑ، بیخ، بُن ہر چیز، نژاد اَصْلُھَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُھَا فِی السَّمَآءِ

اِس کی جڑ مضبوط ہے اور اِس کی ٹہنی آسمان میں۔

اُصُول۔ اصل کی جمع جڑیں۔

اَصِیلٌ۔ شام، شبانگاہ، آخرِ روز، دِن کا پچھلا حصّہ، عصر سے لے کر مغرب تک کا وقت بُکرۃً واَصِیلاً۔ صبح و شام۔

آصال۔ اصیل کی جمع، بعض کہتے ہیں کہ آصال جمع ہے اُصُل کی اور اُصُل جمع ہے اَصِیل کی۔

اُفّ (کلمۂ زجر) جو تنگ دلی اور جھڑکنے کے وقت بولا جاتا ہے۔ عُلما نے اس لُغت کو اُنتالیس ۳۹ طرح لکھا ہے جن میں سے سات قرأتوں میں چھ طور پر آیا ہے

(۱) اُفِّ (۲) اُفٍّ (۳) اُفَّ (۴) اُفًّ (۵) اُفُّ (۶) اُفْ)

(۱) ھنًّا، بِنًّا، بُرا، تُف، زُوت، تھو اُفٍّ لَکُم تُف ہے تم پر۔

(۲) ا۔ میں تم دونوں سے ناخوش، تنگ دِل یا بیزار ہوں۔

ب۔ میں بہ تنگ آیا یا گھبرا گیا ہوں۔

ج۔ رُک جاؤ، چھوڑ دو۔ فَلَا تَقُل لَّهُمَا أُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا تو نہ کہہ اُن (ماں باپ) کو کہ میں تنگ آ گیا ہوں اور نہ اِنھیں جھڑک۔

اُفُق۔ کنارۂ آسمان، جانب، مطلع، کرانہ، وہ جگہہ جہاں آسماں زمین سے ملتا دکھائی دیتا ہے۔ لَقَدْ رَآهُ بِالْأُفُقِ الْمُبِينِ بے شک اُس (یعنی آنحضرت) نے اُس (یعنی جبرئیل) کو مطلع صاف میں دیکھا ہے۔

آفاق جمع ہے اُفق کی (۱) آسمان کے کنارے، مطالع، اطرافِ عالم۔ (۲) مجازاً دُنیا، جہاں سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ ہم اپنی نشانیاں اُن کو

دُنیا میں دکھائیں گے۔

اف ک

اَفْکٌ بالفتح ض (۱) (از راہ یا چیزے) برگردانیدن، حق سے پھیر دینا، پلٹ دینا، بھٹکا دینا، برگشتہ کر دینا، بہکا دینا، گمراہ کر دینا۔ (۲) کسی چیز سے پھر جانا، لوٹ جانا۔ (۳) بہ دُروغ اظہار می کردن، سانگ بنانا، جھوٹ موٹ کوئی چیز بنانا ھِیَ تَلْقَفُ مَا یَاْفِکُوْنَ وہ (لاٹھی) نگلے چلی جا رہی ہے جو کچھ وہ (جادو کے سانپوں کے) سانگ بنا رہے تھے۔ (۴) تکذیب جھٹلانا۔

اِفْکٌ بالکسر (۱) دُروغ، جھوٹ۔ هٰذَا اِفْکٌ قَدِیْمٌ یہ پرانا جھوٹ ہے (۲) تہمت، بہتان، افترا، طوفان اَلَّذِیْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْکِ جنھوں نے طوفان اٹھایا ہے۔

اَفَّاکٌ۔ مبالغہ۔ بڑا جھوٹا، بسیار دُروغ گو۔

اِئْتِفَاکٌ۔ اِفتعال (انقلاب۔ ع۔ اُلٹ جانا، اُلٹ پلٹ ہو جانا۔

مُؤْتَفِکَۃٌ۔ فاعل مونث۔ اُلٹنے والی، پھرنے والی، اُلٹی ہوئی (بستی) وَالْمُؤْتَفِکَۃَ اَھْوٰی اور اُلٹی ہوئی (بستی) کو اُس نے دے پٹکا۔

مُؤْتَفِکَاتٌ۔ جمع۔ قومِ لوط کی نافرمان بستیاں جو اُلٹ گئیں، اُلٹی ہوئی بستیوں کے لوگ۔

اف ل

اُفُوْلٌ۔ ن۔ غیبوبۃ ع فرو رفتن ف چھپنا، ڈوبنا، غروب ہونا۔ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِیْنَ پھر جب وہ (تارا) غروب ہو گیا تو کہا ڈوبنے والوں کو تو میں پسند نہیں کرتا۔

اک ل

اَکْلٌ۔ ن۔ (۱) خوردن ف کھانا (۲) ستاندن، لینا۔ لَا تَاْکُلُوا الرِّبٰوا سود کھا

(۳) خورد بُرد کرنا۔

اَکَلَ سے امر کے صیغے یوں آئے ہیں:۔ کُلْ۔ کھا (مرد) کُلَا (دو مرد یا عورتیں) کھاؤ

کُلُوا (سب مرد) کھاؤ کُلِی (عورت) کھا کُلْنَ (سب عورتیں) کھاؤ۔

اَکْلاً۔ مفعول مُطلق جو تاکید کے لئے مستعمل ہوا ہے۔

آکِلُوْنَ۔ آکِلِیْنَ۔ فاعل۔ آکِل کی جمع کھانے والے۔

اَکَّالُوْنَ۔ مُبالغہ۔ اکّال کی جمع۔ بہت کھانے والے "کھاؤ"۔

مَاکُوْل۔ مفعول۔ کھایا ہوا۔

اُکُل۔ اسم۔ میوہ ہا، پھل، ثمر، ماکول، جو چیز کھائی جائے۔

اَلْ۔ الف لام تعریفی، یہ اصل میں لام اشاریہ اور ہمزہ وصل سے مرکب ہے۔ جب اسم پر الف لام آتا ہے تو اس کی تنوین جاتی رہتی ہے، تجوید کے لحاظ سے الف لام کی دو قسمیں ہیں مُدغم و غیر مُدغم (۱) الف لام مدغم۔ جو لفظ حُرُوفِ شمسی سے شروع ہوتے ہیں، اُن پر جب الف لام داخل ہوتا ہے تو لام پڑھا نہیں جاتا لیکن حروف مذکور مشدد ہو جاتے ہیں۔ مثالیں (۱) ت اَلتَّوَّاب گنہگاروں کی توبہ قبول کرنے والا (۲) ث تَحْتَ الثَّرٰی زمین کے نیچے پاتال (۳) د اَلدُّنیا۔ یہ جہاں (۴) ذ اَلذِّلَّة خواری (۵) ر اَلرَّحْمٰن نہایت ہی رحم والا (۶) ز اَلزَّرْع کھیتی۔ (۷) س اَلسَّمِیْع بہت ہی سننے والا (۸) ش اَلشَّفَق شام کی سرخی

ان حرفوں کو سہولت تحفظ کے لئے یوں منظوم کر دیا ہے ؎

چہار دہ شمسی حُروف اندائے فتیٰ	حرزِ جاں کُن دائماً از را و زا
سین و شین و صاد و ضاد و طا و ظا	دال و ذال و لام و نون و تا و ثا

(۹) ص اَلصَّمَد بے نیاز (۱۰) ض اَلضَّلَالَة گمراہی (۱۱) ط اَلطُّور طور (پہاڑ) (۱۲) ظ اَلظَّاھِر آشکارا (۱۳) ل اَللَّطِیف نرمی کرنے والا، باریک بین (۱۴) ن اَلنَّاقَة اونٹنی (ب) الف لام غیر مدغم۔ مگر جب اُن لفظوں جن کی ابتدا میں حروفِ قمری ہیں الف لام آتا ہے تو پڑھا جاتا ہے۔ مثالیں

(۱) ا۔ اَلاَوَّل سب سے پہلا (۲) ب اَلْبَرُّ نیکی کرنے والا (۳) ج اَلْجَبَّار بڑا دباؤ والا، زور آور (۴) ح اَلْحَکِیم حقایق اشیا کا عالم (۵) خ اَلْخَالِق پیدا کرنے والا (۶) ع اَلْعَظِیم بڑا (۷) غ اَلْغَفَّار بہت بخشنے والا (۸) ف اَلْفَتَّاح کھولنے اور حکم کرنے والا (۹) ق اَلْقَھَّار زبردست، غلبہ رکھنے والا۔ (۱۰) ک اَلْکَبِیر بزرگ (۱۱) م اَلْمَلِك بادشاہ (۱۲) و اَلْوَدُود۔ دوست رکھنے والا (۱۳) ہ اَلْھَزْل ہنسی (۱۴) ی اَلْیَاقُوت معنی کے اعتبار سے الف لام کی چار قسمیں ہیں

(۱) اِسمی بمعنی الذی جو اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَات الخ بے شک جو مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں الخ (یہ ال اسم موصول بھی کہلاتا اور اسم فاعل و اسم مفعول پر آتا ہے)

(۲) تعریفی۔ اِس کی دو قسمیں ہیں:۔ عہدی، جِنسی (۱) عہدی کی بھی تین قسمیں ہیں (۱) عہد ذکری (۲) عہد ذہنی (۳) عہد حضوری۔ عہد ذکری (یا حسّی) وہ، اُس، اُن۔ جس سے کسی خاص ماہیت کی طرف اشارہ ہوا اور وہ ماہیت فرد واحد موجود فی الخارج میں متحقق ہو مثلاً اَرْسَلْنَا اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا فَعَصٰی فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ ہم نے فرعون کے پاس پیغمبر بھیجا تھا تو فرعون نے اُس پیغمبر کی

ابتدائش می کنم از آ و یا قاف و کاف و میم و واو ہا و یا	؎ ہم چنیں قمری حروف اند چہاردہ عین و غین و جیم و حا و خا و فا

نافرمانی کی بیں الرسول عہد ذہنی جس سے کسی ایسی ماہیت کی طرف اشارہ ہو جو فرد مفروض فی الذہن میں مُتحقّق ہو اور ماقبل اس کا ذکر نہ ہوا ہو اور اس کا مدخول متکلم و مخاطب کو معلوم تو ہو مگر متکلم کے نزدیک حاضر نہ ہو مثلاً الذِّئب اس آیت میں اَخَافُ اَنْ یَّاْکُلَهُ الذِّئْبُ میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ (کہیں) اس کو بھیڑیا کھا جائے۔ عہد حضوری کسی حاضر اور بالمشافہ چیز پر داخل ہوا ہو اور اس کا مدخول متکلم اور مخاطب کو معلوم اور متکلم کے نزدیک حاضر بھی ہو مثلاً اَلْیَوْمَ اس آیت میں اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ آج میں نے تمھارے لئے تمھارے دین کو کامل کر دیا۔

(ب) جنسی (اس کی کئی قسموں میں سے مشہور اِستغراق ہے) جس سے اس کے مدخول کے کُل افراد مراد ہوں الفاظ ہمہ، سب، ہر، کُل اس کے معنی ہو سکتے ہیں مثلاً اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ سب تعریفیں خدا ہی کو سزاوار ہیں اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ سب آدمی گھاٹے میں ہیں۔

(۳) زائد۔ اس کی دو قسمیں ہیں لازم، عارض (۱) لازم جیسے اَلْبَیْتُ (وہ گھر) سے کعبہ اور اَلْمَدِیْنَہ (وہ شہر) سے یثرب مُراد ہے۔ عارض جیسے لَیُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْھَا الْاَذَلَّ عزت والا ذلیل کو اس سے ضرور نکال باہر کرے گا۔

(۴) الف لام عوض۔ اس کی دو قسمیں ہیں (۱) عوض ضمیر (۲) عوض اسم عوض ضمیر جیسے فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰی تو بہشت ہی ٹھکانا ہے۔ الماوٰی یعنی ماواہُ (تو بہشت ہی اس کا ٹھکانا ہے) عوض اسم جیسے عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّھَا یعنی عَلَّمَ آدَمَ اَسْمَاءَ الْمُسَمَّیَاتِ کُلَّھَا۔ آدم کو سب چیزوں کے نام سکھلائے۔

اَلَا۔ بفتح ہمزہ و تخفیفِ لام اصل میں ہمزہ اِستفہامِ اقراری اور لائے نفی سے مرکب ہے
بمعنی کیا نہیں ؟ بیشک ضرور مجازاً پانچ مواقع پر اس کا استعمال ہوتا ہے
جن میں سے دو قسمیں (۱) توبیخ بمعنی خبردار، کیوں نہیں اور (۲) تمنّی
بمعنی کاش، اے کاش، قرآن مجید میں واقع نہیں ہوئیں
(۳) تنبیہ۔ خبردار، آگاہ شو، سنو، ہاں، ہاں ہاں اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ
ہاں! ہاں! اللہ کی مدد قریب ہے۔
(۴) تحضیض (اُکسانا کسی چیز کا سختی سے مانگنا) کیوں نہیں ؟ اَلَا تُقَاتِلُوْنَ
قَوْمًا نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ تم اُن لوگوں سے کیوں نہیں لڑتے جنھوں نے اپنی
قسموں کو توڑ ڈالا ؟
(۵) عرض۔ کسی چیز کا نرمی اور فروتنی سے مانگنا یا کسی بات کا پیش کرنا۔
کیا نہیں اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمھیں بخشدے
اَلَّا بفتح ہمزہ و تشدیدِ لام۔ حرف تحضیض و عرض (دیکھو اَلَا نمبر (۴ و ۵)
فعل ماضی پر ملامت کرنے اور فعلِ مضارع پر اُکسانے کے لئے بولا جاتا ہے
اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ خدا ہی کو سجدہ کیوں نہیں کرتے ؟
اَلَّا بفتح ہمزہ و تشدیدِ لام مرکب ہے (اَنْ + لَا) سے۔ نون کو لام سے بدل کر
لام کو لام میں ادغام کر دیا۔ دیکھو اَنْ فَ کہ نہیں، کہ نہ، یہ کہ نہیں اَمَرَ اَلَّا
تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ اس نے حکم دیا ہے کہ نہ پرستش کرو مگر اس کی لِئَلَّا مرکب ہے
(لِ + اَنْ + لَا سے) تاکہ نہیں، مبادا، تا نباشد، ایسا نہ ہو۔ مثال اِلَّا (۲) میں دیکھو
اِلَّا بکسر ہمزہ و تشدید لام (۱) اِستثنائیہ سوا، جز، مگر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کوئی معبود نہیں

سوا، خدا کے۔

(۲) عاطفہ اور نہ، مگر، لیکن بجز۔ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ مبادا لوگوں کے لئے تمھیں قائل کرنے کی دلیل ہو جائے لیکن اُن میں سے جنھوں نے بے انصافی کی۔

(۳) صفتی بمعنی غیر۔ لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللهُ لَفَسَدَتَا اگر اُن (زمین اور آسمان) میں خدا کے سوا اور معبود ہوتے تو دونوں (کب کے) برباد ہو گئے ہوتے۔ یعنی دوسرے معبود ہوتے جن میں خدا نہ ہوتا تو الخ

(۴) بمعنی بلکہ مَا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقَىٰ إِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَن يَخْشَىٰ ہم نے تجھ پر قرآن اس لئے نہیں اُتارا کہ مشقت اُٹھائے۔ بلکہ اُس (شخص) کی نصیحت کے لئے جو ڈرے۔

(۵) بمعنی بدل، عوض، جگہ۔ نمبر (۳) کی آیت لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللهُ لَفَسَدَتَا میں بعض لوگ عوض کے معنی کرتے ہیں اور یہی مناسب ہیں یعنی اُن میں اگر خدا کی بجائے اور معبود ہوتے الخ

اِلَّا۔ بہ کسرہمزہ و تشدید لام مرکب ہے (اِنْ + لَا) سے بہ معنی اگر نہ، اگر نہیں۔ اس کی تفصیل اِنْ ۲ میں دیکھو۔

ال ت

اَلَتَ۔ ض (یہ مصدر لَیت اور باب افعال سے اِیلات بھی آیا ہے) (صِلہ یا حق) کم کرنا، گھٹانا مَا أَلَتْنَاهُم مِّنْ عَمَلِهِم مِّن شَيْءٍ ان کے اعمال کے صلے میں سے ہم نے کچھ کم نہیں کیا۔ دیکھو (ل۔ ی۔ ت)

ال ر

آلر۔ حروف مقطعات۔ چودسویں، گیارھویں، بارھویں، چودھویں اور

پندرھویں سورت کے شروع میں واقع ہیں ان کے معنی (بقول بعض) اَنَا اللّٰہُ الرَّحْمٰنُ میں خدا مہربان ہوں۔

ف بعض حروف مثل الرٰ آلم حم وغیرہ جو قرآن مجید کی چند سورتوں کی ابتدا میں واقع ہوے ہیں، حروفِ مُقطّعات کہلاتے اور مُفردات حروفِ تہجی کی طرح پڑھے جاتے ہیں اِس طرح، الِف لآم رآ۔ الف، لام، میم، وغیرہ اکثر مُفسّرین کا اِتفاق ہے کہ خدا نے اِن کے معنی بجز رسُول مقبول کے کسی بندے پر مُنکشف ظاہر نہیں کئے۔ بعض عُلما نے جو معنی مقرر کئے ہیں وہ محض قیاسات ہیں۔ ہاں یہ حُروف قرآن حمید کی فصاحت میں کسی طرح خلل انداز نہیں ہیں۔

ال ف

(اِلف۔ اُلفت، دوستی، مَحبّت)

تالیف۔ تفعیل (۱) جوڑنا، مِلانا، ایک چیز کو دوسری میں ضم کرنا، جمع کرنا، جمع نمودن (۲) آپس میں دوستی پیدا کرنا، اُلفت پیدا کرنا، اُلفت دادن، اُلفت افگندن

ایلاف۔ اِفعال۔ اُلفت دلانا، اُلفت دادن۔

اَلف۔ اسم عدد۔ ہزار (بعض اِسی کو مادہ خیال کرتے ہیں) جمع **آلاف** و **اُلوف**۔ ہزاروں۔

ال ک

اَلوک۔ رسالت، فرستادن، پیغام بھیجنا۔

مَلَک۔ اصل میں مَالِکٌ تھا، پھر مَلْأَکٌ ہوا اس کے بعد مَلَکٌ ہو گیا ہے فرشتہ۔ دُوت۔

مَلائِکة جمع ہے مَلَک کی۔ بیضاوی کا قول ہے کہ اصل میں **مَلائِک** ہے ۃ زائد ہے

ف فرشتے ایک مقدس نورانی مخلوق ہیں جن کے دو دو تین تین پر بھی

ہوتے ہیں جو شکل و صورت چاہتے ہیں اختیار کر لیتے ہیں، کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں، نہ مرد ہیں نہ عورت، اپنی خدمات مفوضہ کو بجا لاتے ہیں، ان سے کوئی گناہ سرزد نہیں ہوتا، ان کی کثرت کا یہ عالم ہے کہ آسمان و زمین میں کوئی جگہ ایسی نہیں ہے جہاں کوئی فرشتہ خدا تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس نہ کرتا ہو۔ قرآن مجید میں صرف چند فرشتوں کے نام یا صفات بیان ہوئے جن کا مختصر حال یہاں لکھا جاتا ہے تفصیل ہر ہر لفظ میں کی گئی ہے۔

(۱) جبرئیل نام۔ امین، خطاب۔ یہ حامل وحی یعنی خدا کی کتابیں اور احکام پیغمبروں کو پہنچاتے تھے۔ ان کا ایک نام روح بھی ہے۔

(۲) میکائیل جو خدا کے حکم سے بندوں کی روزی تقسیم کرتے ہیں۔

(۳) عزرائیل۔ نام مَلَکُ الْمَوت خطاب۔ قابِضُ الْاَرْواح عُرف۔ یہ اپنے ماتحت فرشتوں کی جماعت کے ساتھ بندوں کی روحیں قبض کرنے پر مامور ہیں۔

(۴) اسرافیل۔ یہ قیامت کے دن دو بار صُور پھونکیں گے تو ساری مخلوق پہلی دفعہ نیست و نابود اور دوسری مرتبہ زندہ ہو جائے گی۔

(۵) مالک۔ دوزخ کے داروغہ ہیں۔

(۶) کِراماً کاتبین (معزز یا گرامی قدر لکھنے والے) یہ ہر انسان کے نیک و بد اعمال لکھتے رہتے ہیں۔

(۷) زبانیہ۔ دوزخ کے دربان یا پیادے اور تعداد میں اُنیس ہیں۔

(۸) خزنۃ دوزخ کے خزانچی ہیں۔

(۹) ہاروت، ماروت۔ یہ دونوں شہر بابل میں لوگوں کو جادو سکھلاتے تھے۔
ان کے علاوہ رعد، برق، سجل، قعید، روح، سکینۃ، ذالقرنین
کو بھی بعض علما نے فرشتوں کا نام بتایا ہے۔

اِل۔ قرابت، رشتہ، دینداری، حق خویشی۔

اَلَّذِی اَلَّتِی وغیرہ۔ اسمائے موصول :-

		مذکر	مؤنث
واحد		اَلَّذِی ؎	اَلَّتِی ؎
تثنیہ	رفع	اَللَّذَانِ ؎	اَللَّتَانِ ؎
	نصب و جر	اَللَّذَیْنِ ؎	اَللَّتَیْنِ ؎
جمع		اَلَّذِیْنَ ؎	اَللَّاتِی اَللَّائِی ؎

(دونوں قرآن میں نہیں آئے)

؎ (۱) حالت رفع میں جو، جس نے (۲) حالت نصب میں جس کو، جسے۔
(۳) حالت جر میں جس پر، جس سے وغیرہ (۴) تعمیماً (ذی روح کے لئے)
جو کوئی، جس کسی نے، جس کسی کو (غیر ذی روح کے لئے) جو کچھ۔

؎ (۱) حالت رفع میں جو، جنھوں نے (۲) حالت نصب میں جن کو،
جنھیں (۳) حالت جر میں جن پر، جن میں، جن سے، جن کا وغیرہ (۴) تعمیماً
جو کوئی، جو کچھ، جو جو۔

ف۔ اردو میں اسم موصول کا صرف ایک لفظ (جو) ہے کہ یہی واحد جمع
اور مذکر و مونث سب میں یکساں بولا جاتا ہے، البتہ حروف مغیرہ یا عوامل
معنوی نے، کو، یائے مجہول، سے، پر، میں، کا، کے، کی وغیرہ کے آنے سے
یوں تبدیل ہو جاتی ہے :-

واحد میں (جس) سے جیسے جس نے، جس کو، جسے، جس سے، جس پر، جس میں جس کا، وغیرہ اور جمع (جن) سے جیسے جن کو، جنھیں، جن سے، جن پر، جن میں، جن کا، وغیرہ مگر نے سے پہلے (جنھوں) سے جیسے جنھوں نے۔ عربی میں حالتوں کا لحاظ نہیں (صرف تثنیہ میں دو صورتیں ہیں) مگر تذکیر کے لئے الگ الفاظ ہیں اور تانیث کے لئے الگ جیسا کہ اوپر کی گردان سے ظاہر ہے

الٓمٓ۔ حروفِ مقطعات ۔ جو دوسری (۲)، تیسری (۳)، انتیسویں (۲۹)، تیسویں (۳۰)، اکتیسویں (۳۱) اور بتیسویں (۳۲) سورت کے شروع میں واقع ہیں۔ اس کے معنی اَنَا اللّٰہُ اَعْلَمُ میں خدا زیادہ جاننے والا ہوں۔ دیکھو فائدہ الٓرٰ میں۔

اَلَمٌ ۔ س۔ وجع۔ دکھ ہونا، تکلیف پہنچنا، اِنْ تَکُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّھُمْ یَاْلَمُوْنَ کَمَا تَاْلَمُوْنَ اگر تمھیں دکھ پہنچتا ہے تو جیسا تم کو دکھ پہنچتا ہے، انھیں بھی تکلیف پہنچتی ہے۔

اَلِیْمٌ ۔ صفت۔ دردناک، دکھ دینے والا، درد دہندہ، مُوجِع، تکلیف دینے والا (الیم معنی میں ہے مُؤلِم بہ کسر لام کے جیسے سمیع بمعنی مُسْمِع) (تعلیج جوہری)

الٓمٓرٰ حروفِ مقطعات جو تیرھویں سورت کے آغاز میں آئے ہیں اس کے معنی اَنَا اللّٰہُ اَعْلَمُ وَاَرٰی میں خدا جانتا اور دیکھتا ہوں۔ دیکھو فائدہ الٓرٰ میں

الٓمٓصٓ حروفِ مقطعات جو ساتویں سورت کے شروع میں وارد ہوئے ہیں اس کے معنی ہیں اَنَا اللّٰہُ اَعْلَمُ وَاَفْصِلُ میں خدا جانتا اور فیصلہ کرتا ہوں

اَللّٰہُ ۔ اسم (مشتق ہے اِلٰھَۃٌ اُلُوْھَۃٌ و اُلُوْھِیَّۃٌ ۔ عبادت، پرستش کرنا، پوجنا سے وزن پر فِعَال بمعنی مفعول (مَاْلُوْہٌ) کے) پرستیدہ شدہ، معبود

الم ر

ال م ص

ال ہ

سزاوار پرستش۔

اَلِھَۃ۔ جمع ہے اِلٰہ کی۔ اَصنام بُت۔

اللہ (اصل میں الاِلٰہ ہے اِلٰہ کے ہمزہ کو کثرت استعمال کے باعث تخفیفاً حذف کر کے لام کو لام میں اِدغام کر دیا۔ اس کا الف لام (باقوال مختلفہ) تعریفی عوض ہمزہ محذوفہ تفخیمی و تعظیمی زائد ولازم ہے۔ بعض کا قول ہے کہ (اَلَہٗ۔ تحیّر۔ حیران ہونا) سے ماخوذ ہے کیوں کہ باری تعالیٰ کی معرفت میں عقول حیران ہیں بعض کے بیان ہے کہ لفظ اللہ (سُریانی الاصل لاہ۔ اِحتجاب) کا مُعرّب ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ہر شے سے مرتفع اور ابصار سے محتجب ہے اور بعض کا کہنا ہے کہ اللہ کی اصل کنایہ کی ہے (ہ) ہے جس پر لامِ ملک زیادہ کیا تو لَہٗ ہوا پھر لام الف تعظیمی داخل کیا اَللّٰہ ہوا پھر تو کیداً اس کی تفخیم کی تو اللہ ہو گیا۔ مگر یہ سب قیاسات ہیں اصل میں اللہ اسم عَلَم ہے جو مشتق نہیں ہوتا۔ توافق اَلسنہ:۔

(سامیتک) عبرانی' الوھیم۔ سُریانی' الوھو۔ کلدانی' الاھا (ایرین) فارسی قدیم' یَزداں اِیزد۔ فارسی جدید' خدا۔ یُونانی' ثاوُس۔ لاطینی' داؤس۔ فرانسیسی و اِیطالیانی' دیو۔ ہندی' بھگوان اور دیو۔ انگریزی' گاڈ اور ڈی ای ٹی (لفظ دیوتی یا دیوی سے ماخوذ معلوم ہوتا ہے) اَلمانیا یعنی جرمن جُبث) اسم ذات باری تعالیٰ واجبُ الوُجود (جس کا ترجمہ خُدا یعنی آئندہ خود قائم بالذات ہی) لفظ اللہ کا اطلاق صرف معبود برحق پر ہوتا ہے۔ وہ ذات واجب الوجود جس میں ثُبوتیت اور سَلبیّت کی صفات کامل طور پر جمع ہیں اور یہ صفتیں اس ذات کا خاصہ ہیں (منطق)

آللہ = أ اَللہُ = کیا اللہ۔

اَللّٰھُمَّ (اصل میں یا اَللہُ ہے حرف ندا یا کو حذف کرکے اس کے عوض آخر میں میم مشدد لایا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ بدل اور مُبدل منہُ یا اَللّٰھُمَّ کو جمع نہیں کر سکتے اِلّا بہ ضرورت شعری۔ فرّا کا قول ہے کہ اَللّٰھُمَّ مخفف ہے یا اللہُ اُمّنا بِخَیر اے خدا ہم پر اچھی طرح متوجہ ہو۔) اے اللہ، خدایا۔

ال د — اَلُوٌّ اُلُوٌّ۔ ن۔ کمی کرنا، قصور کرنا، کوتاہی کرنا لَا یَأْلُوْنَکُمْ خَبَالًا وہ تمھاری خرابی میں کچھ کمی نہیں کرتے ہیں۔

یا ال ؛ — اِیلاء۔ اِفعال (مشتق ہے اِلْوَۃ یا اَلِیَّۃ قسم، حلف، یمین۔ ع۔ سوگند۔ ف عضو صون ھ سے) (۱) قسم کھانا، سوگند خوردن۔ (۲) اصطلاح شرع میں مرد کا غصے کی حالت میں بیوی کو نقصان پہنچانے کے لئے ترکِ جماع پر ان الفاظ (واللہ لَا اُجَامِعُکِ وَلَا اَقْرَبُکِ خدا کی قسم میں تجھ سے ہم بستری نہ کروں گا اور نہ تیرے پاس آؤں گا) یا اس قسم کے اور الفاظ میں قسم کھانا، مگر صلح و محبت میں جو قسم کھائی جائے تو وہ ایلا نہیں ہوتا چنانچہ حضرت علی کرّم اللہُ وجہہُ کا قول ہے لَیْسَ فِی الْاِصْلَاحِ اِیْلَاءٌ۔ ایلا کے لئے چار مہینے کی مدت ہے جس کے بعد یا رجوع کرلے یا طلاق دے دے اَلَّذِیْنَ یُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَائِھِمْ وہ جو اپنی عورتوں سے (ترکِ جماع کی) قسم کھالیتے ہیں۔

اِئْتِلَاءٌ۔ اِفتعال۔ قسم کھانا، سوگند خوردن (بقول بعض۔ کمی کرنا) لَا یَأْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْکُمْ تم میں سے بزرگی والے قسم نہ کھائیں۔

الی ی — آلَاءٌ جمع ہے اَلْیٌ و اِلْیٌ کی۔ نِعَم۔ نعمتیں۔

الی ی

اِلیٰ۔ حرفِ جر۔ ضدِ مِنْ وعَنْ۔ حسب ذیل معنوں کے لئے آیا ہے :۔

(۱) برائے سمت، کی جانب، کی طرف، کو اَوْحَیْنَا اِلیٰ اُمِّ مُوْسیٰ ہم نے موسیٰ کی ماں کو وحی بھیجی۔

(۲) برائے انتہائے زمانی۔ تک۔ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلیٰ اللَّیْلِ رات تک روزہ پورا کرو۔

(۳) برائے انتہائے مکانی۔ تک سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْریٰ بِعَبْدِہٖ لَیْلاً مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلیٰ الْمَسْجِدِ الْاَقْصیٰ پاک ہے وہ جو اپنے بندے کو رات میں خانہ کعبہ سے بیت المقدس تک لے گیا۔

(۴) انتہائے غایت۔ تک، سمیت۔ فَاغْسِلُوْا وُجُوْھَکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ اِلیٰ الْمَرَافِقِ تو اپنے منہ اور کہنیوں تک اپنے ہاتھ دھو لیا کرو۔

(۵) برائے مُصاحبۃ یا معیّت۔ ساتھ، سمیت، ہمراہ، مِلا کر (بہم آوردہ) کے علاوہ، جانب ہو کر، واسطے۔ لَا تَاْکُلُوْا اَمْوَالَھُمْ اِلیٰ اَمْوَالِکُمْ ان کے مال اپنے مالوں میں ملا کر نہ کھاؤ مَنْ اَنْصَارِیْ اِلیٰ اللّٰہِ کون ہیں جو اللہ کی طرف ہو کر میرے مددگار بنیں؟

(۶) ظرفیۃ۔ فی، میں، کو اَوَی الْفِتْیَۃُ اِلیٰ الْکَھْفِ۔ چند جوان غار میں جا بیٹھے لَیَجْمَعَنَّکُمْ اِلیٰ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وہ تم کو قیامت کے روز ضرور جمع کرے گا

(۷) بمعنی ل۔ لئے، واسطے، کو وَالْاَمْرُ اِلَیْکَ یعنی وَالْاَمْرُ لَکَ اور تجھے اختیار ہے اِذَا نَادَیْتُمْ اِلیٰ الصَّلٰوۃِ جب تم نماز کے لئے بلاتے ہو

(۸) برائے تبیین۔ عند، نزدیک، پاس، کو (۱) حقیقی تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَاءُ

جس کو چاہو اپنے پاس رکھو۔ (ب) مجازی رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ۔ اے میرے پروردگار قید مجھ کو زیادہ پسند ہے

(۹) زائد برائے تاکید۔ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْ اِلَیْهِمْ تو لوگوں کے دلوں کو اُن کی طرف مائل کر۔

ف اِلٰی و حَتّٰی اور اِلٰی و لِ کا فرق۔

(۱) الی اکثر انتہا کے اور حَتّٰی انتہائے غایت کے لئے آتا ہے جیسے حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ (طلوع فجر تک) جس میں فجر بھی شریک ہے اگر اِلٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ ہوتا تو اس میں فجر شریک نہ ہوتی۔

(ب) الی اکثر اسم عین اور لِ اسم معنی پر آتا ہے جیسے کُلٌّ یَّجْرِیْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّی ہر ایک وقت مقرر تک چلتا ہے۔

ف الی ان ضمیروں کے ساتھ مل کر آیا ہے:۔

اِلَیْهِ	اِلَیْهِمْ	اِلَیْهَا
اِلَیْهِنَّ	اِلَیْكَ	اِلَیْكُمْ
اِلَیْكِ	اِلَیَّ	اِلَیْنَا

اِلْیَاس۔ عبرانی۔ ایک پیغمبر کا نام ہے جو یاسین (بن فنحاص بن عیزار بن ہارون برادر موسیٰ عَلَیْهِمُ السَّلَام) کے فرزند تھے۔ جب آپ کی اُمّت باوجود کمال ہدایت کے بت پرستی اور گناہ سے باز نہیں آئی اور ایمان نہیں لائی تو آپ نے اپنے شاگرد اَلْیَسَعَ عَلَیْهِ السَّلَام کو خلیفہ کر کے دنیا کو ترک کر دیا۔ آپ حضرت خضر کی طرح، آب حیات پینے کے باعث نفخ صور (صور

پھونکنے یعنی قُربِ قیامت) تک زندہ رہیں گے ۔ جس طرح خشکی کی .... خدمت حضرت خضرؑ کے تفویض ہے تری کی خدمت آپ سے متعلق ہے ۔ بعض علما نے لکھا ہے کہ ادریس اور الیاس ایک ہی مُسمّٰی کے دو نام ہیں یعنی ادریس اور الیاس ایک ہی نبی ہیں ۔

اِلیاسین ۔ اس لفظ کے متعلق مختلف اقوال ہیں جس کی تفصیل یہاں موجب تطویل ہے ۔ اصل یہ ہے کہ مثل سَیْنَاء ، سِیْنِیْنَ یا ادریس ، اِدْرَاسِین ، اس میں یا اور نون سجع کی رعایت سے زائد ہے ۔ بعض قُرّا نے اس آیت (سلامٌ عَلٰی اِلْ یَاسِیْنَ) میں آلِ یَاسِیْنَ مدالف سے بھی پڑھا ہے اس سے (بقول بعض) یا تو آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہے یا یاسین ان کے والد کا نام ہے جیسا کہ اوپر مذکور ہے ۔ انگریزی ۔ (Elias)

اَلْیَسَع ۔ اسم عجمی (حمزہ وکِسائی وخلف نے اس کی قِرأت اَللَّیْسَع دو لاموں اور تشدید سے کی ہے ۔ بعض کا قول ہے کہ یہ لفظ وَسَعَ یَسَعُ سے مشتق ہے مگر حقیقت میں یہ عبرانی ہے اور لام الف جزو کلمہ ہے) ایک پیغمبر کا نام ہے ابن جبیر کا بیان ہے کہ آپ اَخْطُوب بن العجوز کے فرزند ہیں بعض کا کہنا ہے کہ ہارونؑ کی اولاد میں سے ہیں ۔ توریت اول سلاطین باب (۱۹) آیت (۱۹) میں لکھا ہے کہ اَلْیَسَع (Elisha) ولد سفطہ ہیں ۔

اَمْ (۱) مُتَّصِلہ اس کی دو قسمیں ہیں (۱) اِسْتِفْہَامِیَّہ ۔ آیا ، کیا ، بھلا ۔ ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ بَنٰهَا ۔ آیا تم پیدائش کے لحاظ سے مشکل ہو یا آسمان (کہ اُس کو (خدا نے) بنایا ؟

(ب) معادلہ۔ خواہ، چاہے، یا۔ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ خواہ تو انہیں ڈرائے خواہ نہ ڈرائے۔ قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ کہہ دے تم زیادہ واقف ہو یا خدا۔

(۲) منقطعہ (اضراب) نہیں بلکہ، نہیں نہیں۔ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ۔ آیا اندھا اور آنکھوں والا برابر (ہو سکتا) ہے نہیں نہیں آیا اندھیرا اور اجالا برابر (ہو سکتا) ہے؟

(۳) زائدہ۔ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ۔ اَمْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ مَهِيْنٌ (فرعون اپنے ملک اور حکومت پر ناز و فخر کرنے کے بعد کہتا ہے) کیا تم نہیں دیکھتے۔ (تو) میں اس سے جو خوار و ذلیل ہے، بہتر ہوں۔ بعض زائد کہتے ہیں مگر ہماری رائے میں اس کو حرف تفریع کہنا چاہیئے جس کا ترجمہ (تو) خوب ہو سکتا ہے۔

ف اَمْ اور اَوْ میں فرق۔ اَزَيْدٌ عِنْدَكَ اَوْ عَمْرٌو کیا تیرے پاس زید یا عمر ہے۔ میں سائل زید اور عمر دونوں کے ہونے یا نہ ہونے سے لاعلم ہے لیکن اَزَيْدٌ عِنْدَكَ اَمْ عَمْرٌو۔ آیا زید تیرے پاس ہے یا عمر۔ میں دونوں میں سے ایک کے ہونے کا علم ہے لہذا دریافت کرتا ہے کہ کون ہے؟

اَمَّنْ مرکب ہے (ام + من) سے۔ یا جو، یا وہ جو۔

اَمْت۔ اسم اِرتفاع۔ ع۔ فراز۔ ف۔ اُبھار، اُونچ، بلندی۔ ا م ت

اَمَد۔ مِیعاد، مسافت، مدت، زمانہ۔ حدِ غایت، منتہیٰ، اَجل، عمر۔ ا م د

اَمْرٌ (۱) حکم کرنا، حکم دینا، فرمانا، فرمودن۔ ا م ر

ف اَمَرَ سے فعل امر حاضر کے صیغے مُرْ (حکم دے ایک مرد) مُرُوْا (حکم دو سب مرد) وغیرہ بحذف ہمزہ آتے ہیں مثلاً مُرُوْا صِبْیَانَکُمْ بِالصَّلٰوۃِ اپنے لڑکوں کو نماز کا حکم دو۔ لیکن مُرْ، مُرُوْا جب کسی کلمے کے بعد آئیں تو ہمزہ باقی رہتا ہے جیسے وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْہَ عَنِ الْمُنْکَرِ۔ اور کار پسندیدہ (کے کرنے) کا حکم دے اور ناپسندیدہ سے منع کر۔

(۲) صلاح دینا۔ اَفَغَیْرَ اللّٰہِ تَاْمُرُوْنِّیْٓ اَعْبُدُ اَیُّھَا الْجَاھِلُوْنَ اے نادانو! تو کیا تم مجھے صلاح دیتے ہو کہ خدا کے سوا کسی اور کی پرستش کروں؟

ف تَاْمُرُوْنِّیْ اصل میں تَاْمُرُوْنَنِیْ ہے پہلے نون کو ساکن کرکے دوسرے میں ادغام کر دیا۔

اسم (۳) کام، کار۔ مِنْ کُلِّ اَمْرٍ[ع] مجازاً (۴) مراد، ارادہ (۵) خبر، بات اِذَا جَآءَھُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ[عہ] (۶) انتظام (۷) اختیار، رائے۔ مَا فَعَلْتُہٗ عَنْ اَمْرِیْ میں نے اس کو اپنی رائے سے نہیں کیا۔

(۸) عذاب، غضب لَا عَاصِمَ الْیَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ آج کے دن خدا کے غضب سے کوئی بچانے والا نہیں۔ (۹) گناہ۔ ذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِھِمْ اپنے وبالِ گناہ کا مزا چکھو (۱۰) دین اٰتَیْنٰھُمْ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ہم نے انھیں دین کی کھلی کھلی دلیلیں دیں۔ (۱۱) کی نسبت، کے متعلق میں، بارے میں، کے باب میں اِذْ یَتَنَازَعُوْنَ بَیْنَھُمْ اَمْرَھُمْ جب وہ آپس میں، ان کے بارے میں جھگڑتے تھے (۱۲) مصلحت، تدبیر۔ (۱۳) ضدِ نہی حکم، اذن، فرمان حکومت وَالْاَمْرُ یَوْمَئِذٍ لِّلّٰہِ اور حکومت

ع ترجمہ (ہر کام کے لئے) عہ (جب ان کے پاس امن یا خوف کی خبر آئے)

اُس روز اللہ ہی کی ہو گی۔

اُمُور۔ جمع ہے اَمْر کی (نمبر ۱۲) کے سوا جس کی جمع اَوَامِر ہے) اِلَی اللّٰہِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ اللہ ہی پر سب کاموں کا مدار ہے۔

آمِرُوْن۔ فاعل۔ حکم کرنے والے۔

اِمْر۔ عظیم، بڑا، زِشت، بُرا، بھاری، شگفت، عجیب، اَنوکھا۔ لَقَدْ جِئْتَ شَیْئًا اِمْرًا تونے عجیب بات کی۔

اَمَّارہ۔ مُبالغہ۔ بہت حکومت کرنے والا، بسیار فرمایندہ، بہت اُبھارنے والا اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْٓءِ کہ نفس تو برائی کے لئے بہت ہی ورغلاتا ہے ف نفس اَمّارہ سے مراد وہ انسانی خواہش ہے جو آدمی کو شرعی ممنوعات اور افعال و عادات بد کے لئے جبر و سختی کے ساتھ اُبھارتی ہے

اِئْتِمَار۔ اِفتعال (۱) کارفرمائی کرنا، موافقت رکھنا، آپس میں حکم دینا۔ (۲) مشورہ کرنا، صلاح کرنا، کِنگاش نمودن (چونکہ باہم مشورہ کرنا بھی ایک دوسرے کو حکم دینا ہے اس لئے یہ معنی ہو گئے) اِنَّ الْمَلَاَ یَاْتَمِرُوْنَ بِكَ بڑے بڑے لوگ تیرے بارے میں مشورہ کر رہے ہیں۔

اَمْس۔ اسم معرب (۱) گزری ہوئی کل (۲) زمانہ گزشتہ۔

اَمَل۔ اُمّید، توقع، آرزو، یُلْهِهِمُ الْاَمَلُ توقع (بیجا) ان کو غافل کئے رہے حدیث شریف ہے۔ طُوْلُ الْاَمَلِ یُنْسِی الْاٰخِرَۃَ آرزو کی درازی آخرت کو بُھلا دیتی ہے۔

اَمّ بالفتح۔ ن۔ قصد کرنا، ارادہ کرنا، عزم کرنا۔ لَا آٰمِّیْنَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ

ام س
ام ل
ام م

نہ عازمین بیت اللہ یعنی عزت والے گھر کو جانے والوں کی۔

اُمّ بالضم (بعض کہتے ہیں کہ اصل میں امہ ہے (ہ) کثرت استعمال سے گر گئی چنانچہ اس کی جمع اُمّہات دلیل ہے۔ مگر بعض کہتے ہیں کہ اصل میں اُم ہی ہے (اُمّہات) میں ہ زیادہ کی گئی ہے کیونکہ اصل میں اُمّات ہے)

(۱) جڑ، اصل ہر چیز، فرع کی ضد، صدر۔ اُمُّ القُریٰ (۱) بستیوں کی اصل جڑ بستیوں کا صدر مقام۔ بڑا قصبہ (۲) مکّہ معظمہ (کیونکہ وہ سارے جہان کا مرجع و قبلہ ہے اور سب لوگوں کے لئے مبدءِ انوار ہے (۳) اہلِ مکّہ، شہر مکّہ کے لوگ (بطریق مجاز مرسل) لِتُنذِرَ اُمَّ القُریٰ تا تو مکہ کے رہنے والوں کو ڈرائے (۲) ماں، مادر، والدہ، اَب کی ضد۔ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ تو اس کی ماں کا تہائی حصہ۔ (۳) جگہ، مقام، جائے ماذن فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ تو اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے (جس طرح مُغیلاں جو اصل میں اُمُّ غیلان۔ اُم = جگہ اور غیلان۔ جمع غول کی = بھوت یعنی بھوتوں کا ٹھکانا۔ ببول کو اس وجہ کہتے ہیں کہ لوگوں کا خیال ہے کہ بھوت پریت ببول کے درخت پر رہتے ہیں۔ (۴) باعث، سبب

اُمُّ الْكِتَاب (۱) اصل کتاب، اصل ماخذ، کتاب کی جڑ۔ قرآن مجید عِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتَاب (۲) آیات محکمات دیکھو (ا و ی) ہیں هُنَّ اُمُّ الکتاب (۳) سورۂ فاتحہ (۴) لوحِ محفوظ اِنَّهٗ فِیْ اُمِّ الْكِتَاب بے شک یہ (قرآن) لوح محفوظ میں ثبت ہے۔

یَا ابْنَ اُمَّ دراصل یَا ابْنَ اُمَّاهُ (ابن کا ہمزہ جو وصلی ہے۔ اُم کے بعد کا الف جو مدِّ صوت کے لئے بڑھایا گیا ہے اور ہ۔ تینوں حذف ہو گئے)

ابنَ اُمَّ۔ دراصل یَا ابنَ اُمّیِ۔ اے میری ماں کے بیٹے۔ اے میرے ماں جائے بھائی (یا حرف ندا کی ی حذف ہوگئی (ا) باقی رہا ابن کا الف بھی گر گیا اور اُمّی کی یائے متکلم پہلے الف سے بدل کر اُمّا ہوئی پھر الف حذف ہوگیا تو اُمَّ رہ گیا۔

اُمّہات جمع (اُمّ کی جمع اُمّہات و اُمّات ہے اُمّہات ذوی العقول یعنی انسان کے لئے اور اُمّات غیر ذوِی العقُول یعنی حیوانات کے لئے مستعمل ہے)

(۱) مائیں، مادراں حُرِّمَتْ عَلَیکُمْ اُمّھَاتُکُمْ تمھاری مائیں تم پر حرام کی گئیں۔

(۲) ازواجِ مُطہّرات، پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں جو ادب و تعظیم کے لحاظ سے مسلمانوں کی مائیں ہیں۔

اُمّی مُرکّب ہے اُمّ = ماں + ی = یائے نسبتی) مادر زاد یعنی جس طرح ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا، ویسا ہی رہا، کسبِ علوم نہیں کیا، وہ شخص جس کا باپ بچپن میں مر جائے، صرف ماں سے اس کی پرورش ہو اور اس وجہ سے وہ علم سے محروم رہے۔ مجازاً جاہل ان پڑھ۔

(۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لقب کیوں کہ آپ کے والد بزرگوار نے آپ کی ولادت سراپا سعادت سے کچھ روز قبل انتقال فرمایا تھا اور والدہ محترمہ بھی بچپن ہی میں راہی ملک بقا ہوئیں اور آپ نے لکھنا پڑھنا کسی سے نہیں سیکھا، بلکہ عالمِ علم لدنّی ہوئے۔ اس میں حکمت الٰہی یہ تھی کہ استاد کو آپ پر فضیلت نہ ہو اور قرآن مجید کو، جو فصاحت و بلاغت کا سرچشمہ ہے آپ کی تصنیف نہ سمجھیں، بلکہ اس کے مُنَزّل مِنَ اللہ ہونے کا یقین کریں۔

اُمِّیُّوْنَ و اُمِّیِّیْنَ ۔ اُمّی کی جمع ۔ اَن پڑھ لوگ ۔

اُمَّۃ (۱) جماعت، گروہ، فرقہ، طبقہ (۲) گروہ جو کسی پیغمبر کا پیرو اور تابع ہو ۔ (۳) حِین، مدت، عرصہ، ہنگام، دیر وَادَّکَرَ بَعْدَ اُمَّۃٍ اور ایک عرصے کے بعد یاد کیا (۴) پیشوا، بزرگوار ۔ اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ کَانَ اُمَّۃً بے شک ابراہیم پیشوا ہو گزرے ہیں ۔ (۵) طریقۂ دین ۔ اِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلٰی اُمَّۃٍ ہم نے اپنے باپ داداؤں کو ایک طریقے پر پایا ۔

اُمَم ۔ جمع ہے اُمَّۃ کی ۔

اِمَام (بروزن فِعَال بمعنی مفعول یعنی مَاْمُوم قصد کردہ شدہ)

(۱) پیشوا، سردار، مُقتدا (۲) کتاب سماوی، لوحِ محفوظ (۳) شارعِ عام، راہ

اَئِمَّۃ جمع ہے اِمام کی ۔

اَمَامَ ۔ ظرفِ مکاں ۔ پیش ۔ سامنے، آگے ۔

اَمَامَہٗ (محاورہ) آیندہ ۔ بَلْ یُرِیْدُ الْاِنْسَانُ لِیَفْجُرَ اَمَامَہٗ بلکہ آدمی چاہتا ہے کہ آیندہ (بھی) گناہ کرے ۔

اِمَّا (بالکسر والتشدید) (۱) حرفِ عطف ۔ خواہ ' یا ' چاہو ۔ یا تو ۔ اس کے مواقعِ استعمال تین ہیں :۔

(ا) اِبہام ۔ وَآخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا یُعَذِّبُهُمْ وَاِمَّا یَتُوْبُ عَلَیْهِمْ ۔ اور دوسرے لوگوں کا معاملہ حکمِ خدا کے انتظار میں ملتوی ہے یا تو ان کو عذاب دے یا اُن کی توبہ قبول کرے ۔

(ب) تخییر ۔ فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَاءً اس کے بعد یا تو احسان رکھ کر یا معاوضہ لے کر

م م ا

(ج) تفصیل۔ اِمَّا شَاکِرًا وَّاِمَّا کَفُوْرًا یا تو شکر گزار یا نا شکر۔

(۲) حرفِ شرط (یہ اِمّا مرکب ہے اِنْ شرطیہ (اگر) اور ما زائدہ سے جو اِن کی تاکید کے لئے ہے) اگر فَاِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ مِّنِّیْ ھُدًی تو اگر تمھارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت آئے۔

اَمَّا (بالفتح والتشدید) (۱) حرفِ شرط، تفصیل و تاکید۔ تو اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰی تو جس نے بے پروائی کی۔ اَمَّا السَّفِیْنَۃُ فَکَانَتْ لِمَسٰکِیْنَ۔ کشتی تو محتاجوں کی تھی۔

(۲) مرکب (اَمْ استفہامیہ + مَا موصولہ) یا جو، یا وہ جو اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَیْہِ اَرْحَامُ الْاُنْثَیَیْنِ یا وہ جس کو ان دو مادہ کے پیٹ لئے ہوئے ہیں۔

امن

اَمْنٌ، اَمَنَۃٌ، اَمَانٌ، اَمَانَۃٌ۔ س۔ ضدِ خوف (۱) نڈر یا بے خوف ہونا اطمینان سے بسر کرنا، ایمن شدن۔

(۲) اعتماد کرنا، اعتبار کرنا، بھروسا کرنا، ایمن دانستن، ایمن پنداشتن، ایمن گرفتن، مامون ہونا۔ فَلَا یَاْمَنُ مَکْرَ اللّٰہِ خدا کے داؤ سے تو کوئی مامون نہیں۔

(۳) امانت رکھنا، امانت داشتن، امانت دینا اِنْ تَاْمَنْہُ بِقِنْطَارٍ یُّؤَدِّہٖ اگر تو اس کے پاس خزانہ امانت رکھے تو وہ اسے حوالہ کر دے۔

اَمْن۔ اسم (۱) ضدِ خوف۔ پناہ، بچاؤ، اطمینان، حفاظت۔

ظرف (۲) مَامَن مقامِ امن، محلِ امن، امن کی جگہ وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَۃً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا۔ اور ہم نے خانہ کعبہ کو لوگوں کا مرجع اور امن کی جگہ بنایا۔

اَمَنَۃٌ۔ اطمینان، آمر، چین، آرام۔

اَمَانَۃ (۱) ضدِ خیانت (۱) امانت، کسی کی نگہداشت کے لئے رکھوائی ہوئی چیز (۲) (باقوالِ مختلفہ) ذمہ داری، عقل، عدالت، توحید۔ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَۃَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ۔ ہم نے ذمہ داری کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا۔

اَمَانَات۔ جمع ہے امانۃ کی۔ فرائض، ذمہ داریاں وغیرہ۔

آمِنٌ، آمِنًا۔ فاعل (۱) بے خوف، ایمن شدہ، باامن، اطمینان سے، امن چین سے، امن والا، امن کا بے کھٹکے کَانَ آمِنًا۔ امن میں آگیا۔ (۲) جائے امن، مقامِ امن، امن کی جگہ رَبِّ اجْعَلْ ھٰذَا الْبَلَدَ آمِنًا اے میرے پروردگار۔ اس شہر کو امن کی جگہ کر۔

آمِنَۃً۔ مونث آمِنٌ۔ امن والی، ایمن، باامن قَرْیَۃً کَانَتْ آمِنَۃً مُّطْمَئِنَّۃً گاؤں جو امن و اطمینان سے تھا۔

مَأْمُوْنٌ مفعول۔ بے خوف، محفوظ، نڈر۔

مَأْمَنٌ ظرف۔ جائے پناہ، امن کی جگہ، گھر، مسکن ثُمَّ اَبْلِغْہُ مَاْمَنَہٗ پھر اس کو اس کی امن کی جگہ پہنچا دو۔

اَمِیْنٌ صفت (۱) مؤتمن، امانت دار، معتبر باامانت اِنِّیْ لَکُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ بیشک میں تمہارا امانت دار پیغمبر ہوں۔ (۲) باامن، امن والا، امن کا، بے خوف وَھٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ۔ اور اس امن والے شہر (یعنی مکہ) کی قسم۔ اخفش نے آمن کہا ہے (۳) انبیا کی صفت اور جبرئیل (روح الامین) کا لقب امین اس لئے ہوا کہ وحی کے پہنچانے میں نہایت امانت دار تھے۔

ایمان - اِفعال (۱) امن دادن، امن دینا، بے خوف کرنا، امن میں رکھنا۔ **آمَنَهُمْ مِنْ خَوْفٍ** خوف سے اُن کو امن میں رکھا۔ (۲) (شرع) خدا پر دل سے یقین لانا اور زبان سے اس کی خدائی اور توحید کا اقرار کرنا۔ ایمان لانا، دین۔ (۳) تصدیق۔ یقین کرنا، تسلیم کرنا، اِعتبار کرنا، ماننا، مُنقاد شُدن، باور شدن۔ **لَا تُؤْمِنُوْا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ** - جو تمھارے دین کی پیروی کرے اس کے سوا دوسرے کا اعتبار نہ کرو۔ (۴) مذہب، دھرم، عقیدہ، اِعتقاد۔ **قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖ اِيْمَانُكُمْ** کہہ تمھارا مذہب بُری باتوں کی تعلیم دیتا ہے۔ **ف** حنفیہ کے نزدیک ایمان سے مُراد وہ عقائد حقّہ ہیں جو تشکیک مُشکّک سے زائل نہ ہوں اور محدثین کے پاس عقائد حقّہ مع اعمال جوارح شرعی اور اقرار لسانی کے مجموعہ کا نام ایمان ہے۔

مُؤمِن - فاعل (۱) مُسلمان، ایمان لانے والا۔ (۲) خدا کا اِسم صفت۔ عذاب سے امن دینے والا، دنیا میں اَسباب اَمن کا مہیا کرنے والا یا عُقبیٰ میں نیکوکاروں کو عذاب سے امان میں رکھنے والا، مُصدّق، ایماندار وں کے ایمان کو باور کرنے والا۔ وعدے کا سچا۔ امن دہندہ۔

مُؤمِنُوْنَ یا مُؤمِنِیْنَ - مؤمن کی جمع سالم۔

مُؤمِنَۃ - مونث مُسلمان عورت، ایمان لانے والی۔

مُؤمِنَات - مؤمنہ کی جمع سالم۔

اِئْتِمَان - اِفتِعال - امانت رکھنا، اِعتماد کرنا، اِعتبار کرنا، امین دانستن۔ **فَلْيُؤَدِّ الَّذِى اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ** - تو وہ جس پر اعتبار کیا گیا ہے اپنی امانت ادا کرے

اُؤتُمِنَ بروزن اُجتُنِبَ اصل میں اُءتُمِنَ ہے ہمزہ واو سے بدل گیا۔
مُھَیمِنٌ۔ باب مُفاعَلہ سے اسم فاعل ہے اصل میں مُؤامِن بروزن مُقابِل ہے ہمزہ کو بہ قاعدہ تلیین یا (ی) سے بدلا اور پہلے ہمزہ کو ہے (ہ) سے (کیونکہ ہمزہ اور ہے کا بدل آیا ہے مثلاً اَرَقْتُ ہَرَقْتُ) تو مُھَیمِن ہوا۔
نگہبان، حافظ، نگرانِ حال، گواہ، امین۔ خدا کا اسمِ صفت۔
آمین۔ عبرانی ( ) اسمِ فعل جو اجابتِ دُعا کے لئے استعمال کرتے ہیں قبول کر، ایسا ہی کر، ایسا ہی ہو۔ حدیث شریف ہے آمِیْنَ خَاتَمُ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ آمین سارے جہان کے پروردگار کی مُہر ہے۔

ام و	اَمَۃٌ (اصل میں اَمَوَۃٌ ہے) کنیز، باندی، لونڈی۔ اِماء۔ اَمَۃٌ کی جمع، باندیاں
ان	اَنْ۔ بالفتح والتخفیف (۱) مصدریّہ جو ناصب مضارع ہے۔ کہ، یہ کہ، تاکہ، تا یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِؤُا نُوْرَ اللّٰہِ چاہتے ہیں کہ بجھائیں نور اللہ کا یعنی خدا کا نور بجھانا چاہتے ہیں۔ اسی طرح مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْھُنَّ اُن کے چھونے سے پہلے۔

(۲) مُفسّرہ۔ کہ، یہ کہ، نَادَیْنٰہُ اَنْ یّٰاِبْرَاھِیْمُ ہم نے اس کو پکارا کہ اے ابراہیم!
(۳) مُخفّفہ (اَنَّ ثقیلہ کا) کہ بیانیّہ، یہ کہ، آں کہ اَفَلَا یَرَوْنَ اَلَّا (اَنْ لَا) یَرْجِعُ اِلَیْھِمْ قَوْلًا کیا نہیں دیکھتے کہ وہ ان کی بات کا الٹ کر جواب نہیں دے سکتا
(۴) شرطیّہ۔ اِنْ س ع۔ اگر۔ ف (بقول بعض) لَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْکُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا کسی قوم کی دشمنی

تمھارے حد سے تجاوز کرنے کا باعث نہ ہو۔ اگر وہ تم کو مسجد حرام سے باز رکھے
لیکن شاہ ولی اللہ صاحب اور شاہ عبدالقادر صاحب نے اُن کے معنی
یہاں (بسبب آں کہ، اس واسطے کہ) کئے ہیں، اور مولف ہیچمیرز کی رائے
میں اَن یہاں شَنَاٰنُ قَومٍ کا بدل واقع ہوا ہے بمعنی (یہ کہ) اب آیہ کے
معنی یوں ہوں گے۔ کسی قوم کی یہ دشمنی کہ انھوں نے تم کو مسجد حرام سے
باز رکھا تھا، تمھارے حد سے تجاوز کرنے کا باعث نہ ہو۔

(۵) نافیہ۔ اِن۔ ما، ع۔ نہیں۔ ھ اَنْ یُؤتیٰ اَحَدٌ مِثْلَ مَا اُوْتِیْتُم کسی کو
نہیں دیا جائے گا جیسا (دین) تم کو دیا گیا۔ بعض کہتے ہیں کہ مَصدریہ ہی
اور اس سے پہلے اَلفاظ (لَا تُؤمِنُوا) مُقَدَّر ہیں۔

(۶) تَعلِیلیہ۔ اس وجہ سے، بہ سبب آں کہ، اِس لئے، اِس سے عَبَسَ
وَتَوَلّیٰ اَنْ جَاءَہُ الاَعمیٰ۔ تُرش رو ہوا اور منہ موڑ لیا اِس لئے کہ اس کے
پاس اندھا آیا۔

(۷) بمعنی لِئَلَّا "تا کہ نہیں، تا نہ، کہ نہیں، مبادا، از ترس آنکہ، اس خوف سے
اِس اندیشے سے اِنَّا جَعَلْنَا عَلیٰ قُلُوبِھِمْ اَکِنَّۃً اَنْ یَفْقَھُوْہُ بیشک
ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں تا اس کو نہ سمجھیں یُبَیِّنُ
اللّٰہُ لَکُمْ اَنْ تَضِلُّوْا۔ اللہ تم سے اپنے حکم کھول کھول کر بیان کرتا ہے
تاکہ تم گمراہ نہ ہو جاؤ یا مبادا تم گمراہ ہو جاؤ وَلَا تَاْکُلُوْھَا اِسْرَافًا وَّبِدَارًا
اَنْ یَّکْبَرُوْا۔ ان کے بڑے ہونے کے اندیشے سے ان کا مال فضول خرچی
کر کے نہ کھاؤ۔

(۸) بمعنی اِذْ۔ جب عَجِبُوْا اَنْ جَآءَهُمْ مُنْذِرٌ مِّنْهُمْ۔ انھوں نے تعجب کیا جب ان میں سے ان کے پاس ڈرانے والا آیا۔

(۹) زائد۔ فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ۔ پھر جب خوش خبری دینے والا آیا۔

ف اَنْ کے بعد لائے نفی یا لائے نہی آتا ہے تو ادغام ہو کر اَلّا ہو جاتا ہے دیکھو اَلّا نمبر (۱)

اِنْ بالکسر و تخفیف نون (۱) شرطیہ اگر، جو اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ۔ اگر تم اللہ کو خوش دلی سے قرض دو تو وہ تم کو اس کا دوچند ادا کر دے گا اور تم کو بخش بھی دے گا۔

ف اِنْ اور لَوْ میں یہ فرق ہے کہ اِنْ صرف شرط کے لئے آتا ہے اور لَوْ حرف اِتّصالی ہے یا یوں کہو کہ شرط کے ساتھ امر غیر واقع کو واقع فرض کرتا ہے جیسا کہ اس آیہ کریمہ سے ظاہر ہے اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ۔ اگر تم انھیں بلاؤ تو وہ تمھارے بلانے کو سنیں گے نہیں (اگرچہ یا) بالفرض سنیں بھی تو تمھاری فریاد رسی نہ کر سکیں۔

ف ۲ اِنْ کے بعد لائے نفی فعل آتا ہے تو چونکہ ل اور ن قریب المخرج ہیں اس لئے اِنْ کا "نون" ل سے بدل کر" کے ل میں مدغم ہو جاتا ہے۔ اِنْ لا۔ اِلْ لا = اِلَّا۔ اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ۔ اگر تم اس کی مدد نہ کرو گے تو خدا ضرور اس کی مدد کرے گا۔

ف ۳ چند مقام پر ماضی مضارع کے معنی میں مستعمل ہوتی ہے جن کو کسی نے یوں نظم کر دیا ہے ؎

آمدہ ماضی بہ معنی مضارع چند جا
بعد موصول و ندا و لفظ حیث کلما
بعد ہمزہ کو برائے تسویہ مستعمل ست
در صفت از اسم منکور و جزا از بیشتر

عطف ماضی بر مضارع در مقام ابتدا
در جزا و شرط و عطف ہر دو باشد در دعا
در جوابات قسم با حرف نفی از ان و لا
یاد گیر این جملہ را اے طالب راہ ہدا

(۲) نافیہ۔ نہ۔ نہیں (اِنْ نافیہ کے بعد اکثر اِلّا = مگر، سوا) آتا ہے یا لمّا (مگر، سوا)
اِنْ مِنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ نہیں کوئی اُمت مگر گزرا ہو اس میں ڈرانے والا
یعنی کوئی قوم ایسی نہیں جس میں کوئی ڈرانے والا نہ گزرا ہو۔ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ۔ نہیں کوئی جان مگر اس پر نگہبان یعنی کوئی شخص نہیں جس پر نگہبان نہ ہو۔

(۳) مخففہ من الثقیلہ یعنی اِنَّ کا مخفف۔ بے شک، ضرور۔ اِنْ وَجَدْنَا اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ بے شک ہم نے ان میں سے اکثروں کو نافرمان پایا۔

(۴) تعلیلیہ یا سببیہ۔ اس لئے کہ، کیوں کہ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ اور خدا سے ڈرو کیوں کہ تم مسلمان ہو۔

(۵) بمعنی قد۔ بے شک فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى۔ تو سمجھا بے شک سمجھانا مفید ہوا ہے۔

(۶) زائدہ۔ لَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَا اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ بے شک ہم نے اُن (قوم عاد) کو اُس چیز میں قدرت دی تھی جس میں ہم نے تم کو قدرت دی
بعض نے اِنْ کے معنی یہاں (نہیں) کئے ہیں اس طرح۔ بے شک ہم نے اُن کو جس چیز میں قدرت دی تھی اس میں ہم نے تم کو قدرت نہیں دی۔

ان ا — **اَنَا** یہ سب ضمائر منفصل مرفوع (فاعلی) ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

ان ت — **اَنْتَ** **اَنْتِ** **اَنْتُم** **اَنْتُمَا**

واحد	تثنیه	جمع
مذکر غائب هُوَ وہ، اُس نے	هُمَا۔ وہ، اُنھوں نے	هُمْ۔ وہ، اُنھوں نے
مونث غائب هِیَ وہ، اُس نے	هُمَا۔ وہ، اُنھوں نے	هُنَّ۔ وہ، اُنھوں نے
مذکر مخاطب اَنْتَ تو، تو نے	اَنْتُمَا۔ تم، تم نے	اَنْتُمْ۔ تم، تم نے
مونث مخاطب اَنْتِ تو، تو نے	اَنْتُمَا۔ تم، تم نے	اَنْتُنَّ۔ تم، تم نے

واحد متکلم مذکر و مونث اَنَا۔ مَیں، میں نے + تثنیه و جمع مذکر و مونث نَحْنُ۔ ہم، ہم نے۔

ف۱ لٰکِنَّا = (لکن + انا) لیکن میں + ف۲ ءَاَنْتَ = ءَ اَنْتَ = کیا تو۔

ان ث — **اُنْثیٰ**۔ ضد ذکر (۱) مادہ۔ (۲) زن، عورت۔ (۳) دختر، لڑکی، بیٹی۔ مجازاً (۴) ضعیف، کمزور (۵) موتی، مردے۔

اُنْثَیَیْن۔ تثنیه ہے اُنثیٰ کا۔ دو مادائیں، عورتیں، بیٹیاں وغیرہ۔

اِنَاث۔ اُنثیٰ کی جمع۔ (دو سے زیادہ) مادائیں، عورتیں، بیٹیاں۔

اِنْجِیل مُعَرَّب ہے یونانی او انگلیان (Euaggelion) یا فارسی انگلیوں کا۔ لغوی معنی مژدہ، بشارت، خوش خبری، تعلیم۔ بعض اُس کو عربی الاصل کہتے اور نجل بہ معنی اصل سے مشتق بتاتے ہیں کیونکہ دینی معاملات میں انجیل کو عیسائی لوگ سند مانتے ہیں۔ جمع اَنَاجِیل۔ وہ آسمانی کتاب جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی (Gospel)۔

ان س — **اِنْس**۔ ضد جن۔ اسم جمع۔ بشر، مردم، آدمی، انسان (مرد ہو یا عورت) یا

ان ر

مَعۡشَرَ الۡجِنِّ وَالۡاِنۡسِ۔ اے گروہ جن و انسان۔
اِنۡسِیٌّ۔ اِنۡس سے منسوب۔ ایک مرد۔ آدمی۔
اَنَاسِیّ۔ اِنسی کی جمع جس طرح کُرسی کی جمع کراسی۔ یا اِنسان کی جمع ہے جیسے ظَرِبان کی جمع ظَرَابی۔ بعض کہتے ہیں اناسیّ اصل میں اناسین ہے آخری نون یا رسے بدل کر پہلی یا میں مدغم ہو گیا) مرُدم، آدمی۔
اِنۡسَان (واحد، جمع، مذکر و مؤنث سب کے لئے یکساں مستعمل ہے۔ اس کا اِشۡتِقَاق بقول بعض (۱) اُنس (اُلفت، پیار) سے ہے کیوں کہ انسان میں بہ نسبت اور حیوانات کے اُنس کا مادہ غالب ہے۔ بقول بعض (۲) اِنس (دکھائی دینا ظاہر) سے ہے اس لئے کہ انسان مثل جن کے نظروں سے پوشیدہ نہیں ہے اور اس خیال پر جنّ کا لفظ دلیل ہے جس کے معنی پوشیدہ ہیں اور بقول بعض نِسیان (بھول) سے ہے اس لحاظ سے کہ انسان کے لیے بھول چوک لازم ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ انسان اس لئے کہلایا کہ اس نے خدا سے عہد کر کے اُسے بھلا دیا) آدمی، مرُدم۔
اُنَاس (ناس) جمع ہے انسان کی جس کا ہمزہ اکثر حذف ہو کر ناس رہ جاتا ہے قوم، لوگ، گروہ، قبیلہ، فرقہ۔ قَدۡ عَلِمَ کُلُّ اُنَاسٍ مَّشۡرَبَهُمۡ ہر قوم نے اپنا اپنا گھاٹ جان لیا ہے۔
اِیۡنَاس۔ اِفعال (۱) اِبصار، رُؤیۃ، دِیدن (ظاہر) دیکھنا (کُھلّم کُھلّا) دیکھنا آنَسَ مِنۡ جَانِبِ الطُّوۡرِ نَارًا۔ اُس (موسیٰ) نے طور کے پہلو میں آگ دیکھی۔ (۲) عُرف، وِجدان، عِلم، دانستن، دریافتن، جاننا، سمجھنا، پانا

معلوم کرنا، دیکھنا۔ فَاِنْ آنَسْتُم مِنْھُمْ رُشْدًا۔ پھر اگر تم اُن میں صلاحیت (حسن تدبیر) پاؤ۔

اِسْتِینَاس۔ اِسْتِفْعَال۔ ضد اِسْتِیحَاش۔ توحش دور ہو جانا۔ اُنس واطمینان حاصل کرنا، آرام پانا، آرام گرفتن۔ لَامُسْتَانِسِیْنَ لِحَدِیْثٍ۔ باتوں کے لئے آرام نہ لو۔ (۲) اِسْتِعْلَام اِسْتِکْشَاف، اجازت چاہنا، خوب دریافت کرلینا، اچھی طرح معلوم کرلینا۔ پوچھنا۔ دستور طلبیدن۔ لَاتَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِکُمْ حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰی اَھْلِھَا (مسلمانو!) اپنے گھروں کے سوا (اوروں کے) گھروں میں نہ جایا کرو جب تک اہل خانہ سے اجازت نہ چاہ لو اور ان سے سلام و علیک نہ کرلو۔

ان ف — اَنْف۔ اسم۔ ناک، بینی۔

آنِفًا۔ السَّاعَۃ، اَلْحَال، اَکْنُوْن، ابھی۔ اِسی وقت مَاذَا قَالَ آنِفًا۔ اس نے ابھی کیا کہا؟

ان م — اَنَام۔ اسم جمع۔ خلق، خلقت۔ آدمیاں ف۔

ان ن — اِنَّ بالکسر و تشدید نون، اَنَّ بالفتح و تشدید نون } حُرُوْفُ الْمُشَبَّہَۃ بِالْفِعْل۔ اسم (یعنے مبتدا) کو نصب دیتے ہیں اور خبر کو رفع۔ اِنَّ۔ بے شک، ضرور، تحقیق، اَلْبَتَّہ تاکید و تحقیق کے لئے دس مقام پر آتا ہے (۱) ابتدائے کلام میں (۲) قول اور اس کے مشتقات کے بعد جو ظن اور تکلم کے معنی میں نہ ہو۔ (۳) جواب قسم میں (۴) حروف اِفْتِتَاح یعنی تنبیہ کے بعد (۵) ندا کے بعد (۶) حرف تصدیق کے بعد (۷) صلہ و موصول کے بعد (۸) واو حالیہ کے بعد

(۹) حتّٰی ابتدائیہ کے بعد (۱۰) خبر ہونے کی صورت میں + مثالیں (۱) اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے (۲) یَقُوْلُ اِنَّھَا بَقَرَۃٌ فرماتا ہے کہ وہ گائے ہے + (۳) وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ زمانے کی قسم ضرور آدمی گھاٹے میں ہے (۴) اَلَا اِنَّھُمْ ھُمُ الْمُفْسِدُوْنَ۔ ہاں! بیشک وہی فسادی ہیں (۵) یٰبَنِیَّ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی لَکُمُ الدِّیْنَ۔ اے میرے بیٹو! اللہ نے اس دین کو تمھارے لئے پسند کیا ہے (۶) نَعَمْ وَاِنَّکُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ ہاں اور ضرور تم مقربوں میں سے ہوگے۔ (۷) آتَیْنَاہُ مِنَ الْکُنُوْزِ مَا اِنَّ مَفَاتِحَہٗ لَتَنُوْءُ بِالْعُصْبَۃِ اُولِی الْقُوَّۃِ۔ ہم نے اس کو اتنے خزانے دے رکھے تھے کہ کئی زور آور مرد اسکی کنجیاں بمشکل اُٹھاتے تھے۔ مذکورہ بالا معنی کے علاوہ مفسرین نے اِنَّ کے اور دو معنی لکھے ہیں۔ (۱) تعلیلیہ، کیوں کہ، اس لئے کہ وَمَا اُبَرِّیُٔ نَفْسِیْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْءِ۔ اور میں اپنے آپ کو (بھی) پاک و صاف نہیں بتاتا کیونکہ نفس (انسانی) تو (آدمی کو) بدی کے لئے اُبھارتا ہی رہتا ہے (۲) بمعنی نَعَمْ، ہاں، ہاں ہاں، ہو نہ ہو۔ اِنَّ ھٰذَانِ لَسَاحِرَانِ ہاں ہاں، یہ دونوں ضرور جادوگر ہیں (مگر اصل میں یہ تحقیقی و تاکیدی معنی ہیں)

اَنَّ (اصل میں اِنَّ مکسورہ کی فرع ہے) بمعنی کاف بیانیہ کہ، یہ کہ، آں کہ اِس جملے سے پہلے آتا ہے جو مفعول، فاعل بدل یا مُفسّرہ واقع ہوتا ہے نیز مُبتدا سے پہلے اور مُضاف، لَوْلَا اور لَوْ کے بعد آتا ہے جیسے اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے پانی برسایا شَھِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ خدا نے گواہی دی ہے کہ

اُس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ لَوْ اَنَّ اَھْلَ الْقُرٰی اٰمَنُوْا۔ اگر بستیوں کے
رہنے والے (خدا پر) ایمان لے آتے! باقی مثالیں قرآن مجید میں مُلاحظہ ہوں

اِنَّمَا اَنَّمَا۔ حُرُوْفُ الحصر یا حُرُوْفُ التخصیص۔ (۱) جُز این نیست، نہیں مگر، اس کے سوا نہیں، صِرف، فقط، ہی، بس۔ (ان سے کبھی حَصرِ حُکم علٰی شئی مقصود ہوتا ہے مثلاً اِنَّمَا یَقُوْمُ زَیْدٌ یعنی مَا یَقُوْمُ اِلَّا زَیْدٌ۔ زید ہی کھڑا ہے یعنی زید کے سوا اور کوئی نہیں کھڑا ہے اور کبھی حَصرِ شئی علٰی حُکم مثلاً اِنَّمَا زَیْدٌ قَائِمٌ۔ زید کھڑا ہی ہے یعنی زید کے لئے قیام کے سوا کوئی اور صفت ثابت نہیں ہے یا آسان طور پر یوں سمجھو کہ اِنَّمَا جس لفظ کی تخصیص یا حصر کرتا ہے وہ جملے کے آخر لایا جاتا ہے جیسے اِنَّمَا فِی الدَّارِ زَیْدٌ۔ زید ہی گھر میں ہے اِنَّمَا زَیْدٌ فِی الدَّارِ۔ زید گھر ہی میں ہے قُلْ اِنَّمَا یُوْحٰٓی اِلَیَّ اَنَّمَآ اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ۔ کہدو کہ مجھ کو تو یہی وحی آتی ہے کہ خدائے واحد ہی تمھارا معبود ہے (۲) کہ، جو کچھ۔

اِنَّ، اَنَّ۔ ضمائر مُتّصل سے مل کر مفصلۂ ذیل صُورتیں اختیار کرتے ہیں۔

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	اِنَّہٗ (البتہ، تحقیق، ضرور) بیشک وہ یا یہ یا اُس نے	اِنَّھُمَا بے شک وہ یا یہ یا اُنھوں نے	اِنَّھُمْ بے شک وہ یا یہ (لوگ) یا اُنھوں نے
مؤنث غائب	اِنَّھَا " "	" "	اِنَّھُنَّ " "
مذکر مخاطب	اِنَّکَ بیشک تُو یا تو نے	اِنَّکُمَا بیشک تُم، تُم نے	اِنَّکُمْ بیشک تُم، تُم نے
مؤنث مخاطب	اِنَّکِ " "	" "	اِنَّکُنَّ " "
مذکر و مؤنث متکلم	اِنِّیْ، اِنَّنِیْ بیشک میں یا میں نے		اِنَّا و اِنَّنَا بیشک ہم یا ہم نے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ - تحقیق ہم اللہ ہی کے ہیں اور بیشک ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں -

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	اَنَّہٗ کہ وہ یہ اس نے	اَنَّہُمَا کہ وہ یہ یا انھوں نے	اَنَّھُمْ کہ وہ یہ (لوگ) یا انھوں نے
مونث غائب	اَنَّھَا ” ”	اَنَّہُمَا ” ” ”	اَنَّھُنَّ ” ” ”
مذکر مخاطب	اَنَّکَ کہ تو یا تو نے	اَنَّکُمَا کہ تم یا تم نے	اَنَّکُمْ کہ تم یا تم نے
مونث مخاطب	اَنَّکِ ” ”	” ” ” ”	اَنَّکُنَّ ” ” ”
مذکر و مونث متکلم	اِنِّیْ اَنِّیْ کہ میں یا میں نے	.	اَنَّا اَنَّنَا کہ ہم یا ہم نے

ان ی

اَنٰی مثل رمٰی اَنٰی واِنًی - یہ دونوں اصل میں اَنَیَ واِنْیٌ - یائے متحرک ماقبل مفتوح الف سے بدل گئی الف اجتماع ساکنین سے گر گیا - (ض)

(۱) لغوی معنی تاخیر (۲) وقت آنا یا ہونا، وقت پہنچنا - وقت رسیدن - ف -

اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ آمَنُوْا - کیا مسلمانوں کے لئے وقت نہیں آیا؟

ف بعض محققین کا قول ہے کہ اَنٰی مقلوب ہے اَیَنَ کا - یعنی اَیَنَ الٹ کر اَنٰی بن گیا ہے -

آنٍ (۳) انتہا کو پہنچ جانا مثلاً اَنَی الْحَمِیْمُ - گرمی انتہا کو پہنچ گئی - اسی سے آنٍ (اصل میں آنِیٌ) فاعل کا صیغہ ہے مثل رام - جوشندہ، بہت ہی گرم - گرم کھولتا ہوا جس کی گرمی انتہا کو پہنچ گئی ہو - یَطُوْفُوْنَ بَیْنَہَا وَبَیْنَ حَمِیْمٍ آنٍ اس (دوزخ) میں اور کھولتے ہوئے پانی میں پڑے پھریں گے -

آنِیَۃٌ - آنٍ کی تانیث - کھولتی ہوئی نہایت گرم تُسْقٰی مِنْ عَیْنٍ آنِیَۃٍ گرم

کھولتے ہوئے چشمے کا پانی پلائے جائیں گے +

اِنَی ۔ اِنَا ۔ وقت، کسی چیز کی غایت، پختگی، پکنا، تیار ہونا، پختہ شدن غیر نَاظِرِیْنَ اِنَاہُ ۔ اُس (کھانے) کے پکنے کا انتظار نہ کرتے ہوئے ۔

ف ان تین الفاظ آنٍ، آنِیَۃٌ و اِنٰی کو بعض بربری اور بعض اہل مغرب کی زبان کے بتاتے ہیں ۔

آنَاءَ ۔ اِنَا کی جمع ۔ ساعات، ساعتہا، اوقات، گھڑیاں یَتْلُوْنَ آیَاتِ اللّٰہِ آنَاءَ اللَّیْلِ رات کے وقت خدا کی آیتیں پڑھتے ہیں ۔

آنِیَۃٌ ۔ اناءٌ کی جمع ۔ برتن، باسن، آوندھا، ظروف ۔

ن ی

اَنّٰی ۔ کلمۂ استفہام و شرط (۱) کَیْفَ ع چگونہ ف کیوں کر، کس طرح ۔ اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ وَلَدٌ وَّلَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ مجھے لڑکا کیوں کر ہو سکتا ہے حال آنکہ کسی مرد نے مجھے چھوا تک نہیں ۔

(۲) اَیْنَ ع ۔ کجا ۔ ف ۔ کہاں، کس جگہ، کدھر اَنّٰی تُؤْفَکُوْنَ ۔ تم کہاں بہکے چلے جا رہے ہو ۔

(۳) مِنْ اَیْنَ ع ۔ از کجا ۔ ف ۔ کہاں سے یَا مَرْیَمُ اَنّٰی لَکِ ھٰذَا اے بی مریم! یہ تیرے پاس کہاں سے (آیا) ہے؟

(۴) حَیْثُ جس طرح، جیسا، ہر روش کہ فَأْتُوْا حَرْثَکُمْ اَنّٰی شِئْتُمْ تو اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو آؤ ۔

ا و

اَوَ ۔ بالتحریک ۔ استفہام خبر میں شک ہو تو آتا ہے ۔ آیا، کیا ۔ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ۔ کیا تو ایمان نہیں لایا؟

اَوْ بالفتح وسکون واو۔ حرفِ عطف (۱) برائے شک۔ یا۔ لَبِثْنَا یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ۔ ہم ایک دن یا ایک دن سے (بھی) کم رہے۔

(۲) تخییر (دو باتوں میں سے کسی ایک کو پسند کرنا) یا، خواہ۔ اَنْ یُقَتَّلُوْا اَوْ یُصَلَّبُوْا۔ قتل کریں یا سولی دیں۔ اَوْ کَفَّارَۃٌ طَعَامُ مَسَاکِیْنَ اَوْ عَدْلُ ذَالِكَ صِیَامًا خواہ کفارہ یعنی مسکینوں کا کھانا یا ان (مسکینوں) کے برابر روزے

(۳) ابہام ضدِ توضیح۔ یا۔ اِنَّا اَوْ اِیَّاکُمْ لَعَلٰی ھُدًی اَوْ فِیْ ضَلَالٍ مُّبِیْنٍ۔ ہم ہوں یا تم (دونوں میں سے کوئی) ضرور راہ راست پر ہیں یا کھلی ہوئی گمراہی میں۔

(۴) اباحت = دو باتوں میں سے ایک کو پسند کرنا یا دونوں کو۔ لَا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ اَنْ تَاْکُلُوْا مِنْ بُیُوْتِکُمْ اَوْ بُیُوْتِ اٰبَائِکُمْ تمھارے لئے (کوئی مضایقہ) نہیں کہ اپنے گھروں سے کھاؤ یا اپنے باپ کے گھروں سے۔

(۵) تفصیلِ اجمال (تقسیم یا تبعیض) کے لئے قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ اُنھوں نے کہا جادوگر ہے یا دیوانہ۔

(۶) جمع یا تعمیم کے لئے۔ و، اور لَا تُطِعْ مِنْھُمْ اٰثِمًا اَوْ کَفُوْرًا۔ ان میں گنہگار اور ناشکرا (احسان ناشناس) کا کہا نہ مان۔

(۷) ترقی کے لئے۔ بَلْ، بلکہ۔ فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی۔ تو (دونوں میں) دو کمانوں کے برابر فاصلہ رہ گیا بلکہ اس سے بھی کم۔

(۸) بمعنی اِلٰی اَنْ، یہاں تک کہ، حتیٰ کہ، جب تک نہیں۔ تُقَاتِلُوْنَھُمْ اَوْ یُسْلِمُوْنَ۔ تم ان سے لڑوگے یہاں تک کہ وہ مسلمان ہو جائیں گے۔

(۹) بمعنی اِلَّا اَنْ۔ مگر یہ کہ، لیکن یہ کہ، اگر نہیں۔

اوب

اَوْبٌ و اِیَابٌ۔ رُجوع کرنا، بازگشتن، لوٹنا، مرجع۔ اِنَّ اِلَیْنَا اِیَابَهُمْ بے شک ان کا لوٹنا ہماری طرف ہے۔

مَآب۔ ظرف۔ لوٹنے کی جگہ، بازگشت، مرجع، ٹھکانا۔ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَآبِ اور اللہ ہی کے پاس اچھا ٹھکانا ہے۔

اَوَّابٌ۔ مبالغہ (۱) رجوع بالفتح بسیار رجوع کنندہ، بہت رجوع کرنے والا خدا کے حکم کی طرف، بکثرت رجوع کرنے والا اور فضلِ خدا کی جانب بہت التجا لے جانے والا۔ نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗ اَوَّابٌ اچھا بندہ تھا کہ وہ خدا کی جانب بہت ہی رجوع کرنے والا تھا۔

(۲) جواب دینے والا، فرماں بردار۔ کُلٌّ لَّهٗ اَوَّابٌ۔ ہر ایک اس کا فرماں بردار تھا۔

اَوَّابِیْنَ۔ جمع اَوَّاب کی

تَاْوِیْب۔ تفعیل۔ رجوع کرنا، سبحان اللہ کہنا، تسبیح کہنا۔ یٰجِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَهٗ اے پہاڑو! اس کے ساتھ تسبیح کہو۔

اود

اَوْد۔ ن۔ ٹیڑھا کرنا، خمیدہ کرنا، گراں گزرنا، گراں ہونا، تھکانا۔ لَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا۔ ان (زمین اور آسمان) کی حفاظت اس کو نہیں تھکاتی۔

اول

اَوْل و مَآل۔ بازگشتن، لوٹنا، اصل کی جانب رجوع ہونا۔

تَاْوِیْل۔ تفعیل۔ (ظاہر معنی کو چھوڑ کے کسی دلیل کی وجہ سے دوسرے معنی اختیار کرنا)

(۱) مراد، مطلب، حقیقت، اصل حقیقت۔ مَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗ اِلَّا اللّٰهُ خدا کے

سوا اس کی مُراد کوئی نہیں جانتا۔

(۲) سِرّ، راز، بھید۔کُنہ۔ ذٰلِکَ تَاْوِیْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَیْهِ صَبْرًا۔ یہ راز ہے (اُن باتوں کا) جن پر تُم سے صبر نہ ہو سکا۔

(۳) تعبیر خواب کا نتیجہ۔ هٰذَا تَاْوِیْلُ رُءْیَایَ۔ یہی ہے میرے خواب کی تعبیر

(۴) عاقبت، انجام، جزا، بازگشت۔ ذٰلِکَ خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلًا یہ بہتر ہے اور انجام کے اعتبار سے بہت اچھا ہے۔

(۵) مِصداق، وُقُوع۔ هَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِیْلَهٗ۔ انتظار نہیں کرتے مگر اس کے وُقوع کا۔

آل ۔ سیبویہ کے نزدیک اس کی اَصل اَہل ہے ہا (ہ) ہمزہ (ء) سے بدل گئی ہے کیوں کہ اس کی تصغیر اُہَیل ہے مگر کسائی کا بیان ہے کہ آل اصل میں اَوَل بالتحریک ہے، واو متحرک ماقبل مفتوح الف سے بدل کر آل ہو گیا۔ اور یہ کہ اُہَیل اَہل کی تصغیر ہے آل کی نہیں کیوں کہ آل کی تصغیر ...... اُوَیل موجود ہے۔ غرض اس مبحث پر سیبویہ و کسائی اور ان کے مُقلّدین نے اپنے اپنے اثبات دعوے میں بہت سے موجبات بیان کئے ہیں جن کی رو سے ترجیح کا سہرا کسائی کے سر ہے بڑی وجہ یہ ہے کہ اس صورت میں بدل الابدال کی ضرورت نہیں رہتی، کلمہ اپنی ہَیئتِ اصلی پر رہتا ہے۔ (۱) بیٹا بیٹی نسل (۲) خاندان، کُنبہ، گھرانا، (۳) خویشاوند، عزیز یگانے، رشتہ دار بھائی بند (۴) اتباع، خدم، خدمت گار لوگ، لونڈی غلام (۵) کسان، ساتھی رُفقا۔

اُولَاءِ، اُولٰٓئِكَ، اُولَاكُمْ ۔ اِسمِ اشارہ۔ (ذا و ذی کی جمع) جو قریب کے لئے

بولا جاتا ہے۔ یہ، یہ لوگ۔ اِنکو، اِنھیں۔ اُولآءِ میں مخاطب واحد ہو تو کَ اور جمع ہو تو کُمْ لگا کر اُولائِکَ، اُولآئِکُمْ بنا یا گیا ہے جو اشارہ بعید کے لئے کہے جاتے ہیں۔ وہ لوگ۔ اُن کو، اُنھیں (ان الفاظ میں واو معدولہ ہے)

اولوا۔ ذُو کا اِسم جمع۔ حالت نَصب وجرّ میں اُولی (اُولُوا کے آخر جو الف ہے وہ الف وِقایہ ہے) والے، صاحبانِ خداوندانِ مثلاً اُولُوا الاَلباَب خداوندان، خرد، عقل والے۔ اُولُوا بَأس۔ خداوندان کارزار، لڑنے والے اُولُوا العَزم۔ ہمت والے، خداوندانِ ہمت عالی، صاحبانِ عزم، خداوندانِ ارادہ وہ لوگ جنھوں نے سخت سے سخت تکلیفوں اور بلاؤں پر صبر و شکر کیا۔ یہ نو مشہور ہیں:۔ (۱) نُوح (۲) ابراہیم (۳) داؤُد (۴) یَعقُوب (۵) یُوسُف (۶) اَیُّوب (۷) مُوسیٰ (۸) عِیسیٰ (۹) مُحَمَّد علیہم الصَّلاۃُ وَالسَّلام۔ اُولُوا الاَرحام رِشتہ دار، قرابت دار۔ اُولُوا العِلم۔ خداوندان دانش، عِلم والے۔ اُولُوا القُربیٰ خویشان، قرابت والے، رشتہ دار۔ اُولُوا قُوَّۃٍ۔ زور والے۔ اُولی الاَبصار خداوندانِ چشمہا۔ آنکھوں والے، دل کی سُوجھ رکھنے والے، اہل بَصیرت فَاعتَبِرُوا یا اُولِی الاَبصَار۔ پس عبرت گیرید خداوند دیدہا۔ تو اے آنکھوں والو! عبرت حاصل کرو۔ اُولی الامَر۔ صاحبان بر سرحکومت۔ حکّام۔ بادشاہ۔ یَا اَیُّہَا الَّذِینَ آمَنُوا اَطِیعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیعُوا الرَّسُولَ وَ اُولِی الاَمرِ مِنکُم۔ اے مسلمانو! خدا کا حکم مانو اور رسول اور اُن کا حکم مانو جو تم میں سے بر سرحکومت ہیں۔ یَعنی مُسلمان حاکموں کا۔ علّامہ سیوطی کا قول ہے کہ اُولُوا الامر سے مراد اہل فقہ و دین یا دین کی سمجھ رکھنے والے، مگر مولانا شاہ ولی اللّٰہ صاحب نے

اس آیت کا یوں ترجمہ کیا ہے:..... فرمانروایانِ از جنس شما..... اُولِی الضَّرر معذورین، ضرر والے۔ اُولِی النُّہیٰ عقل والے، خداوندانِ خرد ہا۔

اُولَاتُ۔ حالتِ رفع میں، اُولَاتِ حالتِ نصب و جر میں۔ اُولُوا کا مونث والیان، خداوندان۔ اُولَاتُ الاَحمَالِ۔ خداوندانِ حَمل، پیٹ والیاں، حاملہ عورتیں۔

انتباہ۔ بعض کہتے ہیں کہ اُولُوا و اُولات دونوں (ذُو) و (ذات) کی جمع ہیں مگر بعض کی رائے ہے کہ ان کا کوئی واحد نہیں۔ ذو، ذات علیحدہ لفظ ہیں جن کی جمع ذَوُو، ذَوَات آئی ہے۔

اولی — اَوْلیٰ۔ کلمہ تہدّد و وعید۔ جھڑکنے اور ڈرانے کا حرف، جو اکثر تکرار کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔ تُف، وائے، خرابی، تباہی، شامت اَوْلیٰ لَکَ فَاَوْلیٰ تف ہے تجھ پر پھر تف ہے۔ (ول ی میں دیکھو)

اون — آنَ۔ اصل میں اَوَنَ۔ واو متحرک ماقبل مفتوح الف سے بدل گیا۔ زمانہ کا وہ جزو جو تقسیم نہ ہو سکے، وقت۔

اَلْآنَ (الف لام، یا تو تعریف حضوری ہے یا زائد لازم) (۱) اَب، اس وقت اکنوں، الحال۔ اَلْآنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ۔ اب تو ٹھیک بات لایا۔

(۲) اس زمانے میں، ان دنوں، آج کل۔ فَمَنْ یَسْتَمِعِ الْاٰنَ یَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا۔ ان دنوں جو کوئی سننے کا ارادہ کرے تو ایک شہاب اپنے لئے تاک لگائے تیار پائے۔

آلْآنَ۔ اصل میں اَاَلْآنَ = کیا اب۔ آلْآنَ وَقَدْ عَصَیْتَ قَبْلُ۔ کیا اب

(ایمان لاتا ہے) حال آں کہ پہلے نافرمانی کرتا رہا؟

اوہ — اَوَّہ وآہ ۔ (آخر الذکر اصل میں اَوَّہٌ) کلمۂ افسوس، وہ کلمہ جو بہت ہی درد و غم کے باعث آدمی کے دل سے نکلتا ہے ۔ ہائے ہائے کرنا ۔ نالہ کرنا ۔

اَوَّاہ ۔ مُبالغہ ۔ خدا کے ڈر سے ہائے ہائے کرنے والا، گناہوں پر بہت افسوس کرنے والا ۔ دردمند، ترسگار، خائف، ایماندار، خاشع متضرع ۔ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ ۔ بے شک ابراہیم البتہ دردمند بردبار تھے ۔

ف بعض علما کا قول ہے کہ اوّاہ زبان حبش کا لغت ہے جس کے معنیٰ رحم کرنے والا، یا یقین کرنے والا، مومن، مگر بعض کہتے ہیں کہ عبرانی ہے جس کے معنی (دعا کرنے والا) ہیں ۔

اوی — اُوِیٌّ و اِوَاءٌ ۔ ض (۱) جگہ لینا، پناہ لینا، جا بیٹھنا ۔ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ چند جوانوں نے غار میں پناہ لی ۔

(۲) مدد یا حمایت لینا کی جگہ ۔ اَوْ اٰوِیْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ یا کسی زور آور قوم سے مدد لیتا ۔

ف ۔ فَأْوُوْا مرکب ہے ف = تو + اُؤْوُا = امر حاضر جمع مذکر) تو پناہ لو ۔

مَاْوٰی ظرف (مگر بہ قول علامہ امام راغب مصدر میمی) ٹھکانا، جا ۔

اِیواءٌ ۔ افعال ۔ جگہ دینا، پناہ دینا ۔ جا دادن، اَلَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْا جنھوں نے (مہاجرین کو) پناہ دی اور مدد دی ۔

کئی جگہ اس کا استعمال ہوتا ہے :-

(۱) گھر، خیمے وغیرہ میں اُتارنا، فروکش کرنا اٰوٰی اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ ۔ اس (یوسف) نے

اپنے والدین کو اپنے پاس اُتارا۔

(۲) خبرگیری کرنا اَلَمْ یَجِدْكَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی۔ کیا اُس نے تجھے یتیم نہیں پایا؟ اور خبرگیری کی۔

(۳) رکھنا، رہنے دینا تُؤْوِیْ اِلَیْكَ مَنْ تَشَآءُ۔ جس کو چاہو اپنے پاس رکھو۔

(۴) بٹھلانا، ٹھہرانا۔ اٰوٰی اِلَیْهِ اَخَاهُ۔ اُس نے اپنے بھائی کو اپنے پاس بٹھالیا

آیَةٌ۔ اصل میں اَوَیَةٌ ہے، واو متحرک ماقبل مفتوح الف سے بدل گیا۔ جمع آیات

(۱) نشان، علامت اِنَّ اٰیَةَ مُلْكِهٖ اَنْ یَّاْتِیَكُمُ التَّابُوْتُ۔ کہ اُس کی بادشاہی کی نشانی یہ ہے کہ صندوق تمھارے پاس آجائے گا۔

(۲) وہ گول نشانی (○) جو قرآن مجید اور دوسری آسمانی کتابوں توریت، زبور اور انجیل میں جابجا ٹھہرنے کے واسطے لکھی جاتی ہے۔

ف ابتدا میں قرآنی آیات کی شکل تین نقطوں میں یوں (∴) بنائی جاتی تھی بعد میں دائرہ بنانے لگے۔

(۳) قرآن شریف کا پورا جملہ جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ہر طرح کی تعریف خدا ہی کو (سزاوار) ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰیَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَیْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا۔ کوئی آیت ہم منسوخ کرتے یا اُس کو بھلا دیتے ہیں تو اس سے بہتر یا اُس ایسی نازل کردیتے ہیں۔

(۴) بُرج، گنبد، یادگار۔ اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِیْعٍ اٰیَةً تَعْبَثُوْنَ۔ کیا تم ہر اونچی جگہ بے فائدہ یادگار بناتے ہو؟

(۵) مُعجزہ، خرقِ عادت جو پیغمبروں سے ظہور میں آئے۔ فَاَرٰىهُ الْاٰیَةَ الْكُبْرٰی

تو موسیٰ نے اُس کو (عصا کا) بڑا معجزہ دکھلایا۔

(۶) دلیل، حجت جیسے آیاتِ بیّنات۔

(۷) عبرت، نصیحت۔ اِنَّ فِی ذٰلِکَ لَاٰیَۃً۔ بے شک اس (واقعے) میں عبرت ہے۔

آیاتِ بیّنات۔ نشان ہائے روشن، کھلی ہوئی نشانیاں (دلیلیں)

آیاتِ متشابہات۔ مبہم آیتیں، وہ آیتیں جن کے معنی صاف وصریح نہ ہوں بلکہ تاویل اور تفسیر کی محتاج ہوں اور ان سے کئی معنی نکلتے ہوں مثلاً آیۂ کریمہ اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی (خدائے) مہربان جو عرش پر براج رہا ہے۔ حنفیہ کے نزدیک اس کی تعریف یہ ہے کہ باری تعالیٰ اور حضرت رسول اللہ صلعم کے سوا دوسرا شخص مرادِ آیت سے واقف نہ ہو۔ اُمیدِ معرفت بالکل منقطع ہو فقط اعتقادِ حقیقت معنی ضروری ہے۔ شافعیہ اور معتزلہ کے پاس یہ تعریف ہے کہ باری تعالیٰ اور رسول اللہ صلعم اور دوسرے علمائے راسخین فی العلم (یعنی جو لوگ علم میں کامل دستگاہ رکھتے ہیں) اس کی مراد و حقیقت سے واقف ہوں، وجہِ اختلاف یہ ہے کہ آیۂ (وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَہٗ اِلَّا اللّٰہُ وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِہٖ۔ حال آں کہ خدا کے سوا، ان کا مطلب کوئی نہیں جانتا اور ثابت قدمانِ علم (جیّد علما) کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لے آئے) میں حنفیہ کے نزدیک اِلَّا اللہ پر وقف ہے اور شافعیہ اور معتزلہ وقف نہیں مانتے اس لئے آیۂ مذکورہ کا ترجمہ وہ یوں کرتے ہیں (حال آں کہ خدا اور ثابت قدمان علم (زبردست علما یا مجتہدین) کے سوا، ان کا مطلب

کوئی نہیں جانتا، وہ کہتے ہیں ہم ایمان لے آئے۔
آیات مُتشابہات کی چار قسمیں (۱) خَفی (۲) مشکل (۳) مجمل (۴) مُتشابہ ہیں جن کی تصریح حسب ذیل ہے:۔
(۱) جس آیت کے لفظوں میں تو خِفا (پوشیدگی) نہ ہو مگر معنوں میں کسی عارضی وجہ سے ہو، تو وہ خَفی ہے۔
(۲) جس کے الفاظ میں خفا ہو مگر قرائن اور اَسالیبِ بیان سے رفع ہو سکے یا معنوں کے کم و بیش ہو جانے سے (خفا) واقع ہو جائے تو وہ مُشکل ہے
(۳) جس آیت میں غور و تأمّل سے بھی خِفا دور نہ ہو سکے بلکہ مُتکلّم کی طرف سے وضاحت کا مُحتاج ہے مثلاً وَالْعَادِیَاتِ ضَبْحًا میں عادیات سے مُراد اونٹ ہیں یا گھوڑے تو یہ مُجمل ہے۔
(۴) جس آیت میں بہت ہی خِفا ہو یعنی کئی معنی کا احتمال ہو اور غور و خوض سے بھی صاف و صریح نہ سمجھے جائیں تو وہ مُتشابہ ہے۔
آیات مُحکمات ۔ پکّی آیتیں، آیت ہائے واضح، ظاہر معنی کی، وہ آیتیں جو تاویل کی محتاج نہیں ہیں، بلکہ ان کے معنی صاف و ظاہر ہیں، وہ آیتیں جس میں اِحتمال نَسخ و تبدُّل کا باقی نہ رہے، اس کی دو صورتیں ہیں:۔
ایک وہ کہ اس آیت کی دلالت ایسے معنوں پر ہو کہ کسی حالت میں اُن معنوں کا مَنسوخ ہونا ممکن نہ ہو جیسے وہ آیتیں جو باری تعالیٰ کی توحید اور صفات پر دال ہیں، اس مُحکم کو مُحکم بعینہٖ کہتے ہیں جیسے اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ دوسرے وہ کہ اِبتدائے نُزول سے

انتہائے عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک اس پر عمل درآمد رہا ہو، اس کو محکم بغیرہ کہتے ہیں آیات منسوخہ کے علاوہ کل قرآن اس کی مثال ہو سکتا ہے اس کے علاوہ آیات محکمات کی چار قسمیں کی ہیں:- (۱) ظاہر (۲) نص (۳) مفسر (۴) محکم جن کے مدارج علی الترتیب حسب ذیل ہیں:-

(۱) جس آیت میں تاویل کی گنجائش ہو، مگر اس کے معنی محض الفاظ سے واضح ہوں، وہ ظاہر ہے۔

(۲) وہ ظاہر آیت جس کے معنی قرائن اور سیاق کلام سے بہت صاف و واضح ہوں، تو وہ نص ہے۔

(۳) جس آیت کے معنی اس قدر ظاہر اور واضح ہوں کہ تاویل کے ذریعے دوسرے معنی پیدا ہونے کی گنجائش نہ ہو، تو وہ مفسر ہے

(۴) جس آیت کے معنی نہایت ہی صاف وصریح اور بہت ہی واضح ہوں اور کسی قسم کا احتمال نسخ وغیرہ نہ ہو، تو وہ محکم ہے۔

ہ ل

اَہل (۱) والے، ساکنین، اصحاب، لوگ، مردم۔ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَا اَهْلَهَا یہاں کے رہنے والوں کو اس شہر سے نکال دو۔ فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ قوم کے لوگوں میں سے ایک منصف مقرر کرو۔ اَهْلُ الْقُرٰى ساکنین دِہات بستیوں کے رہنے۔

(۲) کنبہ، قبیلہ، گھرانہ، خاندان۔ فَاَنْجَیْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ۔ ہم نے لوط اور اس کے گھرانے کو بجز لوط کی بیوی کے نجات دی۔

(۳) اولاد، بال بچے، فرزندان۔ وَهَبْنَا لَهٗۤ اَهْلَهٗ ہم نے اسکو اسکی اولاد دی

(۴) بیوی، بی بی، زوجہ، زن، جورو۔ مَا جَزَاءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْءً جو تیری جورو کے ساتھ بدکاری کا ارادہ کرے تو اُس کی کیا سزا ہے؟

(۵) اعزہ واقارب، بھائی بند، رشتہ دار، خویشاں شَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا اُس کے رشتہ داروں میں سے کسی گواہ نے گواہی دی۔

(۶) لائق، سزاوار۔ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ۔ وہی ہے سزاوار (اس کا کہ اس سے) ڈریں اور وہی سزاوار (اس کا کہ) بخشے یا وہی ہے سزاوار ڈرانے کے اور وہی سزاوار بخشنے کے اَهْلُ النَّارِ سزاوار آتش، دوزخی۔

(۷) خداوند، مالک، والے۔ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ۔ توان (لونڈیوں) کے مالکوں کی اجازت سے اُن کے ساتھ نکاح کرلو۔

(۸) پیرو، دوست۔ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ۔ اے نوح! وہ تیرے پیروؤں میں سے نہیں ہے۔

(۹) کبھی اہل کا لفظ مُقدّر رہوتا ہے (بہ طریق مجاز مرسل) وَسْئَلِ الْقَرْيَةَ گاؤں سے پُوچھ یعنے گاؤں کے لوگوں سے۔

اَهْلُوْنَ وَاَهْلِيْنَ۔ اہل کی جمع سالم ہیں جن کا نون اضافت کے وقت گرجاتا ہے شَغَلَتْنَا اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا۔ ہمارے مال ومتاع اور بال بچوں نے ہمیں مشغول کرلیا۔ قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا۔ اپنے آپ کو اور اپنے بال بچوں کو (دوزخ کی) آگ سے بچاؤ۔

اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ۔ پیروانِ انجیل، انجیل کو برحق جاننے اور اس پر عمل کرنے والے

نصاریٰ عیسائی لوگ۔

اَہْلُ الْبَیْت (۱) گھر کے لوگ، گھر والے۔ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکٰتُہٗ عَلَیْکُمْ اَہْلَ الْبَیْتِ۔ گھر والو! تم پر خدا کی رحمت اور اس کی برکتیں نازل ہوں۔

(۲) آں حضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے خاندان عظمت نشاں کے لوگ، ان کے متعلق علما میں اختلاف ہے مگر قول راجح یہ ہے کہ رسول مقبول کی اولاد بی بی فاطمہ زہرا، حضرت امام حسن، حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا۔ حضرت علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہٗ اور ازواج مُطَہَّرات (آں سرور کی پاک بیویاں) بعض کا قول ہے کہ اہل بیت سے مراد ہاشم اور مُطَّلِب کی اولاد ہے اور بعض کا کہنا ہے فقط ہاشم کی اولاد۔

اَہْلُ الذِّکْرِ۔ آسمانی کتابوں کے پڑھنے پڑھانے والے۔ اہل کتاب فَسْئَلُوْا اَھْلَ الذِّکْرِ تو اہل کتاب سے پوچھو۔

اَہْلُ الْکِتَاب۔ وہ پیغمبر اور اُن کے پیرو (ان کو برحق جاننے والے لوگ) جن پر آسمانی کتابیں اُتری ہیں یعنی حضرت داؤد حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد صلوات اللّٰہ علیہم مگر قرآن میں اہل کتاب سے مراد یہود اور نصاریٰ ہیں۔

اَہْلُ مَدْیَن۔ مدین (شعیب علیہ السلام کی بستی) کے رہنے والے۔ اس کی تحقیق اور معنی (ای ک) اور لفظ مدین میں لکھے گئے۔

آل (اول) میں دیکھو۔

اِیْ۔ بالکسر و سکون یا۔ حرف ایجاب جو قسم کے ساتھ آتا ہے۔ نَعَمْ البتّہ، آرے، ہاں، ہاں ہاں۔ اِیْ وَرَبِّیْ اِنَّہٗ لَحَقٌّ۔ ہاں ہاں! مجھے اپنے پروردگا

ای

ا ی د

ا ی ک

کی قسم، وہ ضرور ہی ہو کر رہے گا۔
اَیۡدٌ۔ قُوَّت، طاقت، زور۔ وَالسَّمَآءَ بَنَیۡنٰهَا بِاَیۡدٍ۔ اور آسمان کہ اس کو ہم نے قوت سے بنایا۔
انتباہ۔ سورۂ طور میں اس کا املا دو یا (ی) سے ائید لکھا ہوا ہے جو قدیم کتابت کی تقلید ہے۔
تَاۡیِیۡد۔ تَفۡعِیۡل۔ زور دینا۔ طاقت بخشنا، اِمداد کرنا، مدد کرنا قوت دادن۔ ف۔ هُوَ الَّذِیۡۤ اَیَّدَكَ بِنَصۡرِهٖ وَبِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ۔ وہی ہے جس نے اپنی حمایت اور مسلمانوں سے تیری مدد کی۔
اَیۡکَۃ۔ ہمزہ کبھی تخفیف بھی ہو جاتا ہے جیسے سورہ شعرا میں ہے (كَذَّبَ اَصۡحٰبُ لۡـَٔيۡكَةِ الۡمُرۡسَلِيۡنَ۔ بن کے رہنے والوں نے پیغمبروں کو جھٹلایا) یہاں لافظ کے لفظ کا اعتبار کیا گیا یعنی تلفظ کے موافق لکھا گیا۔ مگر منتہی الارب اور صحاح جوہری میں لکھا ہے کہ اَیۡکَہ جنگل کو کہتے ہیں اور لَیۡکَۃ گاؤں کا نام ہے۔ غَیۡضَہ، نخلستان، جنگل، کُنج، گبھ جھرمٹ، درختوں کا جُھنڈ۔ گنجان اور گھنے درختوں خصوصاً پیلو اور کنار کا بَن۔
اَصۡحَابُ الۡاَیۡکَۃ (۱) بن والے، جنگل کے رہنے والے، باشندگان ایکہ (۲) اس جنگل کے رہنے والے جو عرب اور شام کے مابین شہر مدین کے قریب واقع تھا۔ یہ لوگ بڑے مشرک اور بُت پرست تھے اور کم تولا کرتے تھے، چنانچہ ان خرابیوں کے دور کرنے کے لئے حضرت شُعَیۡب علیہ السلام پیغمبر بھیجے گئے۔ مگر ان لوگوں نے سخت نافرمانی کی اس لئے کڑک اور

زلزلے سے برباد کئے گئے، چونکہ یہ جنگل مَدیَن بستی کے پاس ہی تھا اس لئے ان کو اہل مَدیَن بھی کہتے ہیں۔

ای ل

اِیْل ۔ عبرانی یا سُریانی ۔ خدا، اللہ۔ یہ کلمہ مُرکّبات میں آتا ہے مثلاً جبرائیل میکائیل اِسرائیل بمعنی بندۂ خدا۔

ای م

اَیَامیٰ ۔ جمع ہے اَیِّم کی (۱) بے شوہر عورت (الف) خواہ (بِکر) کنواری ہو (ب) خواہ بیاہی ہوئی (ثَیّبہ) جو مُطلَّقہ ہو یا اس کا شوہر مر گیا ہو۔ زن بے شوہر رانڈ، بیوہ، بخصمی، بدھوا (۲) وہ مرد جس کی جورو نہ ہو، خواہ کنوارا ہو یا بیاہا، مجرد، رنڈوا۔ مگر قرآن مجید میں صرف نمبر (۱) (ب) کے معنی میں آیا ہے۔

اَنْکِحُوا الْاَیَامیٰ مِنْکُمْ اپنی بیوہ عورتوں کا نکاح کردو

ای ن

اَیْنَ ۔ اسم استفہام مکانی ۔ کجا ۔ ف ۔ کہاں، کس جگہ، کدھر۔ اَیْنَ الْمَفَرُّ بھاگنے کی جگہ کہاں ہے؟

اَیْنَما و اَیْنَ مَا ۔ کلمہ شرط (۱) ہر جا کہ، ہر کجا کہ ف۔ جہاں کہیں، کہیں بھی، ہر کہیں اَیْنَ مَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ ۔ تم جہاں کہیں ہو موت تو تم کو آ کر رہے گی (۲) ہر سُو کہ، جس طرف، جِدھر ۔ اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ۔ جدھر منہ کرو، اُدھر ہی خدا کا سامنا ہے۔

اِنْتِباہ ۔ اس آیت میں (اَیْنَ مَا کُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۔ کہاں ہے جس کو تم خدا کے سوا بُلاتے تھے ۔ اَیْنَ (کہاں) استفہامیہ ہے اور ما (جو، جس کو) موصولہ ہے۔

اَیَّانَ ۔ اِسْمِ استفہام (اس لفظ کی اصلیت میں مختلف اقوال ہیں، بعض

کہتے ہیں کہ اَیُّ (کس) اور اَوَان (وقت) سے مرکب ہے۔ بعض بیان کرتے ہیں کہ آیان بروزن فَعلان سے مشتق ہے جس کے معنی کس وقت ہیں کسی کا کہنا ہے کہ آویتُ اِلَیہِ سے ماخوذ ہے مگر قرین قیاس یہ ہے کہ یہ لفظ اَیّ آن سے مُرکّب ہے۔ اَیّ = کس، کون۔ اور آن = وقت)

مَتٰی ۔ ع ۔ کے ۔ ف ۔ کب، کِس وقت ۔ اَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ۔ روزجزا کب ہوگا؟ اَیَّانَ مُرسٰھَا۔ اس کا ٹھہراؤ کب ہوگا؟

اِنتباہ ۔ سکاکی وغیرہ کا کہنا ہے کہ اَیَّانَ زمانۂ آیندہ سے مختص اور امرِ عظیم کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، برخلاف اس کے متٰی عام ہے لیکن علمائے نحو اَیَّانَ اور متٰی میں کوئی فرق نہیں کرتے۔

اَیّ (الف کے فتحے اور یا کی تشدید کے ساتھ۔ حالت رفع میں اَیٌّ نصب میں اَیًّا جر میں اَیٍّ)

(۱) اِستفہامیہ۔ تعیین ذات کے لئے بولا جاتا ہے۔ کون، کون سا، کُدام، کدام یک، چہ۔ اَیُّھُمْ یَکْفُلُ مَرْیَمَ۔ ان میں سے کون (بی بی) مریم کی خبرگیری کرے؟ فَاَیَّ آیَاتِ اللّٰہِ تُنْکِرُوْنَ۔ تو خدا کی کن کن نشانیوں سے تُم انکار کروگے؟ مَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ کوئی شخص نہیں جانتا کہ کس زمین میں مرے گا؟

اِنتباہ ۔ اَیّ ۔ پہلی آیت میں تبعیض اور دوسری میں تبیین کے لئے ہے۔

(۲) موصُولہ، جو کوئی جونسا، جو، جس۔ فِیْ اَیِّ صُوْرَۃٍ مَّا شَاءَ رَکَّبَکَ جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ دیا۔

اَیّ

عہ دیکھو (ا ی ی) سہ دیکھو (ا و ن)

(۳) تَعَجُّبِیَّہ۔ کیسا کیسی کیا ہی۔ اَیَّ مُنْقَلِبٍ یَنْقَلِبُوْنَ۔ کیسی جگہ وہ لوٹ جائیں گے! اِذا ایّ شرط اور ندا کے لئے بھی آتا ہے دیکھو اَیَّمَا اور یا اَیُّہا)

اَیَّمَا۔ یا اَیًّا مَّا۔ شرط کے لئے آتا ہے۔ جو کچھ، جو، جونسی۔ اَیَّمَا الْاَجَلَیْنِ قَضَیْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَیَّ۔ دونوں مدتوں میں سے جو پوری کردوں مجھ پر جبر نہیں۔ اَیًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی۔ جس نام سے پکارو اُس کے نام تو سب ہی اچھے ہیں۔

اَیُّہا (اَیُّہَ مُخَفَّف) مذکر۔ اَیَّتُہَا۔ مونث۔ حُرُوْفُ النِّدا یا حُرُوْفُ الْمُنَادَاة جن کے پہلے کلمہ یا بھی اکثر آتا ہے، ان کا مُنادی ہمیشہ مُعَرَّف بِاللَّام ہوتا ہے جیسے یَا اَیُّہَا النَّاس۔ اے لوگو! یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔ اے وہ جو ایمان لے آئے ہو یعنی اے ایماندارو! یَا اَیُّهُ السَّاحِرُ۔ اے جادوگر! یَا اَیَّتُہَا النَّفْسُ۔ اے جان! اَیَّتُہَا الْعِیْرُ۔ اے کاروان یا اے قافلہ والو! تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ جَمِیْعًا اَیُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ۔ اے مسلمانو! اللہ کی جناب میں سب کے سب توبہ کرو۔

اَیُّوْب (اصل میں فَیْعُوْل کے وزن پر اَیْوُوْب ہے) ایک مستقیم مُتَّقی اور بلاؤں اور مصیبتوں پر صابر و شاکر پیغمبر کا نام جن کا لقب صِدِّیق، وطن ارضِ عُوص، مدّت عمر ۹۳ برس تھی فقط

مطبوعہ مطبع شمس الاسلام	تمّ کتابُ الالِف	واقع چھتہ بازار حیدرآباد

اشتہار
یہ کتاب مختار البیان، مندرجۂ ذیل پتوں سے بہم پہنچ سکتی ہے :-
(۱) اِس مرغوب احمدؐ اینڈ کمپنی۔ موٹر ریپیرز، سانچہ توپ
حیدرآباد دکن۔
(۲) مولوی سید محمدؐ احسن صاحب، حکیم، ہنومان کی ٹیکری،
تروپ بازار حیدرآباد۔
(۳) مولوی محمدؐ افضل خاں صاحب، چیف ایجنٹ۔ بیگم بازار،
بھاجی منڈی حیدرآباد دکن فقط
المشتہرین
سید نثار احمدؐ و سید شعار احمدؐ
دفتر مختار البیان، بیگم بازار، حیدرآباد دکن